قرآنِ مُبین

٢ (2)

آسان ترین، واضح اردو ترجمہ

از

ڈاکٹر محمد حسَن
بی۔ اے آنرز، ایم۔ اے، پی۔ ایچ۔ ڈی

www.drhasanrizvi.org

سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ
قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا ۚ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ
يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۴۲﴾
وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى
النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ۗ وَمَا جَعَلْنَا

بہت جلد نادان اور بے وقوف لوگ یہ کہیں گے کہ: آخر کس چیز نے ان لوگوں کو اس قبلہ کی طرف سے پھیر دیا جس پر یہ لوگ (پہلے عمل کرتے) تھے؟ (یعنی بیتُ المقدّس سے مکّہ کی طرف کیوں نماز پڑھنے لگے؟) کہہ دیجئے کہ مشرق و مغرب سب اللہ ہی کے ہیں۔ اللہ جسے چاہتا ہے سیدھے راستے پر لگا دیتا ہے۔ (کیونکہ ہدایت یافتہ لوگ تنگ نظر نہیں ہوتے اور وہ اللہ کو کسی سمت میں مُقیّد نہیں جانتے) ﴿۱۴۲﴾ اور اسی طرح ہم نے تمھیں ایک درمیانہ رَو، عدل و انصاف پر مَبنی، مُعتدِل اور متوازن راہِ عمل اختیار کرنے والا (جو افراط و تفریط سے پاک ہو) قرار دیا۔ تاکہ تم لوگوں پر گواہ (یعنی مثال۔ نمونہ) ہو اور پیغمبرؐ تم پر گواہ (نمونۂ کامل) ہوں۔

۱۴۲ / امام علی نقیؑ سے روایت ہے کہ جناب رسول خداؐ مکہ میں بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے تھے اس طرح کعبہ کو درمیان میں کر لیا کرتے تھے۔ مدینہ پہنچ کر بھی ۱۷ مہینے بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی پھر قبلہ بدلنے کی دعا کی۔ دعا ختم ہوئی تھی کہ حکم آیا کہ رخ کعبہ کی طرف کرو۔ ہم تمہارا چہرہ کو آسمان کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ حضور اکرمؐ نے نماز پڑھتے ہی رخ تبدیل فرمایا۔ جب یہود و نصاریٰ نے اعتراض کیے تو فرمایا کہ سب مشرق و مغرب اللہ کے ہیں۔ قبلہ ایک طرف مرکزیت کے لیے تھا۔ خدا کوئی جسم نہیں رکھتا کسی سمت میں مقید نہیں (تفسیر صافی ۹۶)

۱۴۳ / وسط کے معنی معتدل جو افراط و تفریط سے پاک ہو۔ پوری امت تو اسطرح علی الاطلاق نہیں ہو سکتی اسلئے امت وسط معتدل گروہ اور یہی ہو سکتا جو افراط و تفریط سے مکمل پاک ہو یعنی معصوم ہو۔ یہی گروہ امت پر گواہ ہوسکے اور رسول ان پر گواہ ہوں گے۔ اسلئے امت وسط سے اصل مراد ائمہ اہلبیتؑ ہیں (التفسیر لوامع التنزیل جلد ۲) مراد وہ گروہ ہے جو افراط و تفریط سے پاک ہو (ابن جریر بیضاوی)

www.drhasanrizvi.org

الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ
مِمَّنْ يَنْقَلِبُ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ ۚ وَإِنْ كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا
عَلَى الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ ۗ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ ۚ
إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ ﴿۱۴۳﴾
قَدْ نَرَىٰ تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ ۖ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ
قِبْلَةً تَرْضَاهَا ۚ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ

پہلے تم جس طرف (نماز پڑھتے) تھے، اُس کو تو ہم نے صرف یہ جاننے کے لئے قبلہ مقرّر کیا تھا کہ (تم میں) کون رسولؐ کی پیَروی کرتا ہے اور کون اُلٹا پھر جاتا ہے؟ یہ (امتحان) تھا تو بڑا سخت مُشکل، مگر اُن لوگوں کے لئے (کوئی سخت ثابت نہ ہُوا) جو اللہ کی (دی ہوئی) ہدایت پر تھے۔ اور اللہ ایسا نہیں ہے کہ تمھارے ایمان کو برباد کردے (کیونکہ) یقیناً وہ تو لوگوں پر بڑا شفیق اور بڑا رحم کرنے والا ہے ﴿۱۴۳﴾

ہم تمھارے مُنہ کا بار بار (دُعا کے لئے) آسمان کی طرف اُٹھنا دیکھ رہے ہیں۔ اچھا تو لو، ہم اِسی قبلے کی طرف تمھیں پھیر دیتے ہیں، جس کو تم پسند کرتے ہو۔ اَب مسجدِ حرام کی طرف رُخ موڑ لیجئے۔

۱۴۳ قبلہ بدلنے کا اصل مقصد تھا کہ معلوم ہو جائے کہ کون لوگ قدامت پرست اور رسم پرست جاہلیت کے تعصبات اور قوم پرستی کے مارے ہوئے ہیں۔ ہر اس نسل کو جو نسل پرست تھے ان کے لئے اپنا قبلہ سے پھرنا ایک بڑا سخت مشکل تھا۔ اس حکم سے معلوم ہو گیا کہ کون ان تعصبات سے بلند ہو کر صرف اللہ کی اطاعت کر سکتے ہیں اس طرح رسول کا ساتھ چھوڑ دو الٹے پاؤں پھر گئے جو صرف خدا کی اطاعت کو اصل زندگی سمجھتے تھے (تفہیم)

۱۴۴ اس عرصہ دعا سے سمجھتا ہے کہ آنحضرت رسول خدا بار بار آسمان کو دیکھتے ہیں تاکہ خداوند عالم کی خاص تجلیات کا تعلق آسمان سے ہے اسلئے سنت ہے جس کے وقت آسمان کی طرف رخ کرکے دعا کرنا دعا کو قبول کراتا ہے۔ اگرچہ خدا کی ذات کسی سمت میں مقید نہیں (ماجد)

www.drhasanrizvi.org

وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ ۗ وَإِنَّ
الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ ۗ
وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ ﴿١٤٤﴾
وَلَئِنْ أَتَيْتَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ بِكُلِّ آيَةٍ مَا تَبِعُوا
قِبْلَتَكَ ۚ وَمَا أَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ
قِبْلَةَ بَعْضٍ ۚ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ مِنْ بَعْدِ مَا
جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ إِنَّكَ إِذًا لَمِنَ الظَّالِمِينَ ﴿١٤٥﴾

اَب جہاں کہیں بھی ہوا کیجئے، اُسی کی طرف مُنہ کرکے نماز پڑھا کیجئے۔ یہ لوگ جنھیں کتاب دی گئی ہے اچھی طرح خوب جانتے ہیں کہ (تحویلِ قبلہ کا) یہ حکم اُن کے پروردگار ہی کی طرف سے ہے (کیونکہ) اللہ اِن کی حرکتوں سے غافل نہیں ہے ﴿۱۴۴﴾ اور اگر آپؐ اہلِ کتاب کے سامنے سارے کے سارے معجزے ہی کیوں نہ پیش کردیں، پھر بھی وہ آپؐ کے قبلہ کی پیروی نہیں کریں گے، اور نہ آپؐ کے لئے ہی یہ مناسب ہے کہ آپؐ اُن کے قبلہ کی پیروی کریں۔ اور وہ خود بھی تو ایک دوسرے کے قبلہ کے پیرو نہیں۔ اور اِس علم کے بعد جو تمھارے پاس آچکا ہے، تم نے اُن کی خواہشات کی پیروی کی، تو بلاشُبہ تم حَد سے تجاوز کرنے والوں میں سے ہو گے (اِس لئے کہ

مفسرین و محققین تسلیم کرتے ہیں ۱۴۵ کہ (۱) اللہ کا قانون سب کے لئے صادر ہے یہاں تک کہ رسول خدا سے فرمایا گیا کہ اگر تم نے انکی خواہشات کی پیروی کی تو بلاشبہ تم حد سے تجاوز کرنے والوں میں سے ہو جاؤ گے (۲) یہ بھی ثابت ہو گیا کہ انبیاء کرام میں گناہ کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ بشر اپنے نفس کو اپنے قابو میں رکھتے ہیں۔ اگر وہ گناہ ہی نہ کرسکتے ہوتے تو خدا نہ فرماتا کہ اگر تم نے ان کی خواہشات کی پیروی کی۔ اگر یہ گناہ ہی نہ کرسکتے ہوتے تو انکی عصمت قابل تعریف نہ ہوتی (حسن رضوی) (۳) امام رازی نے نتیجہ نکالا کہ گناہ کرنے پر عالم کی سزا غیر عالم سے بہت زیادہ ہوتی ہے کیونکہ وہ علم کی ناشکری کرتا ہے [illegible]
(۴) [illegible]

www.drhasanrizvi.org

الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ
وَإِنَّ فَرِيقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿١٤٦﴾
الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ﴿١٤٧﴾
وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ أَيْنَ
مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٤٨﴾

ہٹ دھرمی، تعصّب، گروہ بندی اور عقلی دلیلوں کا اِنکار ہی ہر ظلم کی اَساس ہے) ﴿١٤٥﴾

جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے، وہ اِس (رسولؐ) کو اِسی طرح پہچانتے ہیں، جس طرح اپنی اَولاد کو پہچانتے ہیں۔ (مگر اِس کے باوجود) یقیناً اِن میں سے ایک گروہ جانتے بُوجھتے حق کو چھُپاتا ہے ﴿١٤٦﴾

حق بات وہی ہے جو تمھارے پالنے والے کی طرف سے ہو۔ لہٰذا تم ہرگز شک میں پڑنے والوں یا جھگڑنے والوں میں سے نہ ہونا ﴿١٤٧﴾ ہر ایک کے لئے ایک سَمت رہی ہے، جدھر وہ (نماز کے لئے) رُخ کرتا ہے۔ پس تم بھلائیوں اور نیکیوں (کا رُخ کرکے اِن) میں بڑھ چڑھ کر سبقت کرو۔ تم جہاں کہیں بھی ہوگے اللہ تم سب کو (جزا کے لئے ایک جگہ) لے آئے گا۔

ع

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ ۖ وَإِنَّهُ لَلْحَقُّ مِن رَّبِّكَ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ
عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿١٤٩﴾
وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ ۚ وَحَيْثُ مَا كُنتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ لِ
لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا
مِنْهُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِي
عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿١٥٠﴾

(کیونکہ) بلاشبہ اللہ تو ہر چیز پر قادر ہے ﴿۱۴۸﴾

جب بھی کہیں نِکلئے تو (وہیں سے) اپنا مُنہ
(نماز کے وقت) مسجدِ حرام کی طرف پھیر لیجئے۔
بلاشبہ یہی تمھارے رب کی طرف سے حق ہے۔ اور
اللہ تمھارے کاموں سے بے خبر نہیں ہے ﴿۱۴۹﴾ لہٰذا
اَب جہاں سے بھی گزرئیے (نماز کے وقت) اپنا
چہرہ مسجدِ حرام ہی کی طرف موڑا کیجئے۔ اور تم
(لوگ بھی) جہاں کہیں بھی ہوا کرو، (نماز کے وقت)
اپنے مُنہ مسجدِ حرام ہی کی طرف موڑ لیا کرو، تاکہ
لوگوں کو تمھارے خلاف کوئی دلیل نہ مِلے۔ ہاں
اُن میں جو لوگ ظالم ہیں (یعنی حد سے بڑھ جانے
والے ہیں تو اُن کی زبان تو کِسی حال میں بند
ہی نہ ہو گی)، تو تم اُن سے مت ڈرو، بلکہ مجھ

(اور اللہ) ان سب کو یہیں لے آئے گا
(بقول امام جعفر صادقؑ تفسیر صافی ص ۵۰)
اس حدیث سے ہر ایک سفر
کا واضح اشارہ ملتا ہے
(حسن رضوی)
آیت میں خیرات نیکیوں کا
لفظ استعمال ہوا ہے اس سے مطلب
ہوا نیکی کرنے کی ہزاروں صورتیں
ہیں۔ مثلاً تعلیم دینا، علاج کرنا،
پڑھانا، کھانا دینا، دین
کی تعلیم دینا، کسی طرح لوگوں
کو فائدہ پہنچانا۔ یہ سب خیرات
یعنی نیکیاں ہیں۔ اب جو شخص بھی
اپنی سمجھ سے کوئی بھی اچھا کام کرے گا
اور اس کا مقصد خدا کو خوش کرنا
ہو خدا اسے اجر ضرور دے گا
اس کی نیت اور کوشش کے مطابق
مطابق اس کو اجر عطا فرمائے گا (ما [illegible])

www.drhasanrizvi.org

سے ڈرو، تاکہ میں تم پر اپنی نِعمت مکمّل کردُوں۔ اور (اِس حکم کی پَیروی کرتے ہوئے) یہ اُمّید رکھو کہ تم سیدھا راستہ پا جاؤ گے ﴿۱۵۰﴾ جیسے کہ (یہی سیدھا راستہ دکھانے کے لئے) ہم نے تمھارے درمیان، خود تم ہی میں سے، ایک پیغمبر بھیجا، جو تمھیں ہماری آیتیں پڑھ پڑھ کر سُناتا ہے، اور تمھیں سُدھارتا سنوارتا ہے، اور تمھیں کتاب و حِکمت کی تعلیم بھی دیتا ہے۔ اور تمھیں وہ باتیں بھی سِکھاتا ہے جو تم جانتے تک نہ تھے ﴿۱۵۱﴾ لہٰذا تم مجھے یاد رکھو، تو میں تمھیں یاد رکھوں گا۔ اور میرا شُکر ادا کرو، میری ناشکری نہ کرو ﴿۱۵۲﴾

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، صبر اور نماز سے مَدد لیا کرو۔ بلاشبہُ اللہ صبر کرنے والوں

كَمَآ أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِّنكُمْ يَتْلُوا۟ عَلَيْكُمْ ءَايَٰتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا۟ تَعْلَمُونَ ﴿۱۵۱﴾

فَٱذْكُرُونِىٓ أَذْكُرْكُمْ وَٱشْكُرُوا۟ لِى وَلَا تَكْفُرُونِ ﴿۱۵۲﴾

۱۵۱) ...

(مدارک)

۱۵۲) ...

(الخصال)

(تفسیر صافی)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۵۳﴾

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵۴﴾

کے ساتھ ہے (اس لئے کہ نماز سے بیرونی یعنی الٰہی امداد، اور صبر سے داخلی یعنی خود اعتمادی جیسی عظیم قوت حاصل ہوگی۔ نیز نماز خودسری سے روکے گی اور صبر، خود داری پیدا کرے گا۔ ے "جہادِ زندگانی میں ہیں یہ مَردوں کی شمشیریں) ﴿۱۵۳﴾

اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کئے جاتے ہیں، اُنھیں مُردہ نہ کہو، بلکہ وہ زندہ ہیں۔ مگر تم کو (اُن کی زندگی کا) شعور (سمجھ) نہیں ہے۔ (یعنی یہ نہیں کہ اُن کو صرف اَدباً مُردہ نہ کہو بلکہ وہ واقعتاً زندہ ہیں۔ بات صرف اتنی سی ہے کہ تم اپنے نقصِ فہم کے سبب اُن کے زندہ ہونے کو سمجھ نہیں رہے ہو) ﴿۱۵۴﴾

اور ہم تو تمھیں خوف و خطر، بھوک، جان و

۱۵۳ امام محمد باقرؑ سے روایت ہے جو بلا اس کی طرف آتی ہے اس پہ صبر کرنا واجب ہے اور جو منصب خدا عطا فرمائے اس کو تسلیم کرنا واجب ہے اور جو نعمت خدا عطا فرمائے اس پر شکر کرنا واجب ہے (خصال)

خدا اپنے بندوں کو دکھاتا ہے دکھا اپنی خاص آزمائشوں سے نوازتا ہے۔ (مائدہ)

حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلعم نے فرمایا جو شخص اپنی آبرو کی حفاظت کیلئے صبر کرتا ہے اور لوگوں سے خدا کی شکایت نہیں کرتا اسکو بقدر صبر جزا ملتی ہے۔ ہر جو شخص خدا کی بھیجی ہوئی بلاؤں کو اپنا حق سمجھ کر خوشی سے قبول کرتا ہے وہ شکر کرتا ہے صبر کرتا ہے ہر بلا کو بخوشی برداشت کرتا ہے اسکا شمار خواص میں ہوتا ہے اسکا اجر عظیم اور بے حساب ہوتا ہے (تفسیر صافی)

صبر کے معنی تحمل و [illegible] ناخوشگواری میں نفس پر عقل کو غالب رکھنے کو کہا ہے ... (۱) المنجد

www.drhasanrizvi.org

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ
الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ۗ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ ﴿١٥٥﴾
الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا
إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ﴿١٥٦﴾
أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۖ وَ
أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ ﴿١٥٧﴾
إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَائِرِ اللَّهِ ۖ فَمَنْ حَجَّ
الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَن يَطَّوَّفَ

مال اور پھلوں (یعنی میوۂ دِل، اَولاد) کے نُقصان
میں سے کِسی نہ کِسی میں مبتلا کر کے ضرور آزمائیں
گے۔ جو لوگ (اِن حالات میں) صبر کریں گے،
اُن کو خوشخبری دے دیجئے ﴿١٥٥﴾ جب بھی اُن لوگوں
پر کوئی بھی مصیبت پڑی تو اُنھوں نے کہا۔ "ہم
بلا شُبہ اللہ ہی کے تو ہیں، اور یقیناً ہمیں اُسی کی
طرف پلٹ کر جانا ہے۔" ﴿١٥٦﴾ یہی وہ ہیں کہ اُن
پر اُن کے رَب کی خاص عِنایتیں ہیں اور رحمت
بھی ہے۔ اور یہی لوگ ہدایت پانے والے ہیں ﴿١٥٧﴾
اِس میں کوئی شک ہی نہیں ہے کہ صفا اور
مَروہ اللہ کی نِشانیوں میں سے ہیں۔ اِس لئے جو
شخص اللہ کے گھر کا حج یا عُمرہ (یعنی زیارت) کرے،
تو اس کے لئے کوئی گناہ کی بات نہیں کہ وہ اِن

١٥٥ [illegible]
[illegible]
(تفسیر صافی)
[illegible]
(بحر)
[illegible]
(تھانوی)

بِهِمَا ۚ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَإِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ﴿١٥٨﴾
إِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى
مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتٰبِ ۙ أُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ
اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ﴿١٥٩﴾
إِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَأَصْلَحُوْا وَبَيَّنُوْا فَأُولٰٓئِكَ أَتُوْبُ

دونوں پہاڑیوں کے درمیان سعی کرلے (چکّر لگائے) اور جو شوق اور رغبت کے ساتھ کوئی نیکی کا کام کرے تو اللہ اُس کی بڑی قدر کرنے والا ہے، (کیونکہ) وہ (اُس کی نیّت اور عمل کے جزئیات تک کا) خوب جاننے والا ہے۔ ﴿۱۵۸﴾

جو لوگ ہماری نازل کی ہوئی روشن تعلیمات اور ہدایات کو چھپاتے ہیں، جب کہ ہم انھیں سب انسانوں (کے فائدے) کے لئے اپنی کتاب میں صاف صاف بیان تک کرچکے ہیں، تو یہی لوگ وہ ہیں جن پر اللہ بھی لعنت کرتا ہے، اور تمام لعنت کرنے والے بھی لعنت کرتے ہیں۔ ﴿۱۵۹﴾ البتہ جن لوگوں نے (ایسے کام سے) توبہ کرلی، (یعنی شرمندہ ہوکر بُرائی سے پلٹے) اور اپنے آپ کو

امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ خدا نے صابروں سے تین چیزوں کا وعدہ فرمایا ہے (۱) صلوات یعنی خدا کی جانب سے رحمتیں نعمتیں (۲) رحمتیں (۳) ہدایت۔ یہ تینوں نعمتیں اسقدر عظیم ہیں کہ اگر نعمت سے صرف ایک نعمت عرش کے ملائکہ کو مل جائے تو وہ پوری طرح راضی ہو جائیں (صابرین کے لئے تینوں نعمتیں ہیں) (تفسیر نور الثقلین)

۱۵۸ حضرت امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ خدا نے صفا و مروہ کے درمیان دوڑنے کا حکم متکبروں کے تکبر کو توڑنے کے لئے دیا اور دوڑنا اصلی حضرت ہاجرہ کے دوڑنے کی یادگار ہے (الکافی)

۱۵۹ جو لوگ خدا کی تعلیمات کو چھپاتے ہیں وہ خدا کی لعنت کے مستحق ہیں۔ تو جو لوگ خدا کی تعلیمات کی عملاً مخالفت کرتے ہیں وہ کسقدر سخت سزا کے مستحق ہونگے! (حسن رضوی)

لعنت کے معنی ہیں کہ خدا انکو اپنی رحمت سے دور کر دیتا ہے (راغب)

www.drhasanrizvi.org

عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿١٦٠﴾

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴿١٦١﴾

خَالِدِينَ فِيهَا ۖ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ ﴿١٦٢﴾

وَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَٰنُ الرَّحِيمُ ﴿١٦٣﴾

درست کر لیا (یعنی اپنی اِصلاح کر لی)، اور پھر وہ جس (حق بات) کو چھُپاتے تھے اُسے ظاہر بھی کر دیا، تو یہ وہ ہیں جن کی توبہ کو میں قبوُل کر لوُں گا (یعنی اُن کو میں معاف کر دوں گا)، اور میں تو بڑا توَبہ قبوُل کرنے والا، اور رحم کرنے والا ہوں۔ ﴿١٦٠﴾

البتّہ جنھوں نے کُفر و اِنکارِ حق ہی کا طریقہ اختیار کیا اور اِسی کُفر کی حالت میں جان دے دی، اُن پر اللہ اور فرشتوں اور تمام اِنسانوں کی لعنت ہے ﴿١٦١﴾ اِسی لعنت کی زَد میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ نہ اُن کی سَزا میں کوئی کمی کی جائے گی اور نہ ہی اُنھیں پھر کوئی مہلت ہی دی جائے گی۔ ﴿١٦٢﴾ (غرض یہ کہ) تمھارا خُدا بس

حضرت علیؑ سے پوچھا گیا کہ انبیاء اور ان کے اوصیاء (ائمہ) کے بعد سب سے افضل کون لوگ ہیں؟ فرمایا علماء۔ پوچھا گیا سب سے بدترین لوگ کون ہیں؟ فرمایا علماء۔ علماء بہترین ہیں بشرطیکہ نیک ہوں اور بگڑ گئے تو سب سے برے ہوں (باعمل)۔ علماء بدترین ہیں جبکہ ... ہوں حق کو چھپانے والے باطل کا ساتھ دینے والے ہوں۔ (احتجاج طبرسی)

رسول خداؐ نے فرمایا کہ جب عالم خراب ہو جاتا ہے تو پورا عالم خراب ہو جاتا (دیگر حدیث)

جناب رسول خداؐ نے فرمایا کہ جو جان بوجھ کر علم کو چھپائے (جبکہ تقیہ کا واجب نہ ہو) تو جہنم کی آگ کی لگام اس کے منہ میں ڈال دی جائے گی۔ میری امت میں جب بدعتیں ظاہر ہوں تو علماء پر تبلیغ کا اظہار لازم ہے جو ایسا نہ کرے اس پر خدا کی لعنت ہو (تفسیر صافی)

علماء کا فتویٰ ہے کہ ... علماء پر تبلیغ حق واجب ہے (ابن عربی) ... علم کی نعمت کا حقیقی ... شکر ہے (حسن رضوی)

www.drhasanrizvi.org

ایک ہی خدا ہے۔ اُس کے سوا کوئی خُدا نہیں۔
وہی سَب پر رحم کرنے والا اور بڑا ہی مہربان
ہے۔ (۱۶۳)

(اس بڑی حقیقت کو پہچاننے کی دلیل یہ ہے
کہ) بلاشُبہ آسمانوں اور زمینوں کی پیدائش میں'
رات اور دن کے مُسلسل ایک دُوسرے کے بعد
آنے جانے یا اُلٹ پھیر میں' اِن کشتیوں میں جو
اِنسانوں کو فائدہ پہنچانے والی چیزوں کو لئے ہوئے
سمندروں میں چلتی پھرتی ہیں' (بارش کے) اُس
پانی میں جسے اللہ نے آسمان سے برسایا' اور پھر
اُس کے ذریعہ سے زمین کو بے جان ہو جانے کے
بعد' زندگی بخشی' اور پھر زمین میں ہر قسم کے چلنے
پھرنے والوں کو پھیلا دیا (نیز) ہواؤں کے ہیر

ع ۱۹

اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ
وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِيْ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ
النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا
بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ
وَّتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ
وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ (۱۶۴)

۱۶۴ محققین نے نتیجہ نکالا ہے
کہ کائنات کا مطالعہ اور علم سائنس
کا حاصل کرنا عبادت ہے کیونکہ
تمام طبیعی علوم کائنات عالم
کا مطالعہ ہیں۔ زمین کی سطح
کا مطالعہ جغرافیہ ہے زمین کی
اندر کی تہوں کا مطالعہ جیالوجی
ہے۔ طبیعی عناصر کا مطالعہ
فزکس ہے۔ عناصر کے ملنے سے
جو کیفیت پیدا ہوتی ہے اسکا مطالعہ
کیمسٹری ہے۔ آسمانوں کا مطالعہ
ایسٹرانومی ہے۔ اسی طرح
[illegible] وغیرہ یہ تمام سارے
علوم علم توحید کا منبع Source ہیں
حضرت امام رضاؑ سے روایت ہے
کہ جب رسول خداؐ نے فرمایا
کہ عبادت یہی نہیں کہ کثرت
سے نماز پڑھی اور روزے رکھے
بلکہ اصل عبادت یہ ہے کہ
اللہ کی تخلیقات کے بارے میں غور
و فکر کیا جائے (اصول کافی)

ایک شخص نے سوال کیا کہ جب ہم خدا کو نہیں دیکھ سکتے تو اسکو کیسے پہچانیں؟
[illegible] امام رضاؑ کے پاس ایک شخص [illegible]
آئینہ مکان سامنے تھا۔ امامؑ نے فرمایا یہ مکان کیسے بنا؟ اسنے کہا اسکا بنانے والا [illegible] [illegible]

www.drhasanrizvi.org

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ﴿۱۶۵﴾

پھیر اور گردش میں، اور اُن بادلوں میں جو آسمان اور زمین کے درمیان تابعِ فرمان بنا کر رکھے گئے ہیں، بے شمار نشانیاں ہیں ﴿۱۶۴﴾ (مگر خُدا کے وجُود اور اُس کی یکتائی کی ایسی واضح دلیلوں اور نشانیوں کے باوجود) کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ کے سوا دوسروں کو اُس کا ہمسر (برابر) اور مدِمقابل قرار دیتے ہیں، اور اُن سے اِس طرح (ٹُوٹ کر) محبّت کرتے ہیں جیسی محبّت اللہ کے ساتھ کرنی چاہیئے۔ مگر جو ایماندار لوگ ہیں وہ سب سے زیادہ اللہ ہی سے محبّت کرتے ہیں۔ کاش یہ ظالم جو کچھ عذاب کے دیکھ لینے کے بعد سمجھنے والے ہیں، (آج ہی) سمجھ لیتے کہ ساری طاقتیں صرف اللہ ہی کے لئے ہیں۔ (یعنی صرف اُسی کے قبضۂ اختیار میں ہیں) اور یہ

والدادا تعدا ساز تصورات ہے -
اسکے بنانے والے کا تو کچھ واقعہ
اپنے فن کا اوستاد ہے - ابا نے
اس سے فرمایا تو نے ان میں سے کس کو
نہیں دیکھا لیکن کیسے پہچان گیا؟
بولا انکو نہیں دیکھا مگر انکی کاریگری
اور کام کو تو دیکھا - فرمایا کہ
سبحان اللہ دیکھکر اسکے مالک کا گر
نقشہ بنانے والے سب کو پہچان لیں
اور اس پوری کائنات عالم کو
دیکھکر اسکے بنانے والے کو نہیں
پہچان سکا! (اصول کافی)

۱۶۵ اعمال کے نتیجے نکالا
اصل میں انسان کو سب سے زیادہ
محبت خدا سے ہونی چاہئے کیونکہ
(۱) وہ ہمارا خالق مالک رازق
محافظ ہر طرح دینے والا اور
نقصان سے بچانے والا ہے -
(۲) عقلی طور پر بھی انسان کو کمال
و جمال سے فطری محبت ہوتی ہے اور خدا وند عالم تمام کمالات اور تمام حسن کا منبع سرچشمہ اور
خالق ہے - کسی بھی چیز کا کمال [illegible] ہے تو لا محدود ان سے محبت کرتے ہیں - خدا تمام کمالات [illegible]

إِذْ تَبَرَّأَ الَّذِينَ اتُّبِعُوا مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا وَرَأَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ ﴿١٦٦﴾

وَقَالَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا لَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّأَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوا مِنَّا كَذَٰلِكَ يُرِيهِمُ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ

بھی کہ اللہ سزا دینے میں بھی بہت سخت ہے ﴿۱۶۵﴾ (اور یہ بھی کہ) جب وہ اُن کو سزا دے گا اُس وقت (اُن کے لیڈر اور رہنما) جن کی (دُنیا میں بہت) پَیروی کی گئی تھی، اَپنے پَیروؤں سے لاتعلّقی ظاہر کرتے ہوں گے، جب کہ خُدا کا عذاب اُن کی آنکھوں کے بالکل سامنے ہوگا، اور اُن کے سارے اسباب و وسائل، تمام تعلّقات، رِشتے ناتے بالکُل کٹ چکے ہوں گے ﴿۱۶۶﴾ اور وہ لوگ جِنھوں نے (دُنیا میں اُن لیڈروں کی) پَیروی کی تھی، کہتے ہوں گے کہ کاش ہمیں بھی صرف ایک دفعہ (دنیا میں) واپسی کا مَوقع مِل جاتا، تو ہم بھی اُن سے اُسی طرح بیزار ہو کر الگ ہو جاتے جس طرح (آج) یہ ہم سے بیزاری ظاہر

امام حسین نے فرمایا کہ عبادت تین قسم کی ہے ایک گروہ خوف سے خدا کی اطاعت کرتا ہے یہ غلاموں کی اطاعت ہے۔ (۲) خدا کے انعامات حاصل کرنے کے لیے خدا کی عبادت کرتا ہے یہ تاجروں کی عبادت ہے (۳) خدا کی محبت اور شکر کے لیے اور یہ عبادت اہل حکمت عبادت کرتے ہیں جو دانشمندوں کی عبادت ہے جو سب سے افضل ہے (اصول کافی)

اللہ نے مومنوں سے اللہ کے حکم سے محبت کرنا ہی خدا سے محبت کرنا ہے۔ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ اللہ اس سے محبت کرتا ہے جو حسین سے محبت کرتا ہے (ترمذی)

۱۶۷ حضرت امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ قیامت کے دن خدا کی طرف سے آواز دی جائے گی کہ خدا کا وہ خلیفہ کہاں ہے جو زمین پر خدا کا نمائندہ تھا؟ حضرت علی کھڑے ہو جائیں گے خدا کی طرف سے آواز آئے گی جس نے علی کی اطاعت کی تو وہ علی کا ساتھ ہو جائے۔ اس طرح علی کی پیروی کرنے والے جنت کی جانب چل دیں گے۔ اس وقت تمام اہل محشر اپنے بہانے بنائے گے اماموں لیڈروں سے تبرا کریں گے اور کہیں گے کہ کاش اگر ہم دوبارہ دنیا میں چلے جائیں تو ہم ان سے ویسے ہی بیزار ہو جائیں جیسے یہ ہم سے ہوئے ہیں (تفسیر برہان)

عَلَيْهِمْ ۚ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ﴿١٦٧﴾
يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِى الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّلَا
تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٦٨﴾
اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى
اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿١٦٩﴾

کرکے الگ ہو گئے۔ یُوں اللہ اُن لوگوں کے بُرے کاموں کو 'حسرتوں اور پشیمانیوں کی شکل میں دِکھائے گا (اِس طرح وہ غم و غصّہ میں تڑپتے ہی رہیں گے)' مگر 'آگ' سے نکلنے ہی نہ پائیں گے ﴿۱۶۷﴾

اَے انسانو! زمین میں جو حلال اور پاک چیزیں ہیں اُنھیں کھاؤ اور شیطان کے قدم بقدم نہ چلو۔ بے شک وہ تمھارا کھُلا ہوا دُشمن ہے ﴿۱۶۸﴾ وہ تو تمھیں صرف بُرائی اور بدکاری کا حکم دیتا ہے اور یہ بھی (چاہتا ہے) کہ تم اللہ پر اَیسی اَیسی باتیں گھڑو جن کا تمھیں عِلم ہی نہیں ہے (کہ وہ باتیں اللہ نے فرمائی ہیں) ﴿۱۶۹﴾

جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ جو کچھ اللہ نے اُتارا ہے اُس کی پیروی کرو' تو وہ کہتے ہیں کہ

۱۶۸) ابن عباس سے روایت ہے کہ سعد ابن ابی وقاص نے رسول خدا سے عرض کی کہ مجھے ایسا کر دیجئے کہ میں جو دعا کروں قبول ہو جایا کرے۔ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ لقمہ حلال کے سوا کچھ نہ کھاؤ تو تمہاری دعا قبول ہوگی (تفسیر ابن عباس)

۱۶۹) حضرت امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ دو باتوں سے بچو۔ کہ اپنی رائے سے فتویٰ نہ دو دوسرے یہ کہ جو بات تم نہیں جانتے ہو اسکو دین کا حصہ نہ قرار دو۔ تمہارا فرض ہے جس بات کو تم جانتے ہو وہ کہو جو نہیں جانتے اس سے زبان بند رکھو (الکافی۔ تفسیر صافی ص ۱۲۸)

۱۷۰) بعض کم علم لوگ اس آیت سے تقلید کو حرام قرار دیتے ہیں۔ یہ اس بات سے کہ اگر لوگوں سے یہ کہا جائے کہ کسی اہل ذکر سے علم حاصل کرو [illegible] اور وہ اس جملہ کا یہ مطلب نکالتے ہیں کہ [illegible] سے علم نہ کرنا [illegible] مطلب قطعاً غلط ہے [illegible] باپ دادا [illegible]

www.drhasanrizvi.org

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا ۗ أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ ﴿١٧٠﴾

وَمَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا كَمَثَلِ الَّذِي يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ إِلَّا دُعَاءً وَنِدَاءً ۚ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ﴿١٧١﴾

نہیں، بلکہ ہم تو اُسی (طریقہ) کی پَیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ داداؤں کو پایا۔ کیا چاہے اُن کے باپ داداؤں نے نہ تو کچھ عقل سے کام لیا ہو، اور نہ ہی وہ سیدھے راستے پر رہے ہوں؟ (کیا پھر بھی یہ اُنھیں کی پیَروی کیۓ چلے جائیں گے؟) ﴿۱۷۰﴾ غرض جن لوگوں نے خدا کی اُتاری ہوئی ہدایات کو ماننے سے اِنکار کر دیا، اُن کی مِثال اُس چرواہے کی سی ہے جو چیخ پُکار تو مچاتا ہے، مگر وہ (خود بھی) چیخ پُکار کی آواز کے سِوا کچھ بھی نہیں سمجھتا۔ یہ (اَیسے) بہرے، گونگے، اَندھے ہیں کہ کچھ عقل سے کام ہی نہیں لیتے۔ (یعنی ایسے ضِدّی جاہل منکرینِ حق کو ہدایت کرنے کی کوشش ایسی ہی لاحاصل ثابت ہوتی ہے

www.drhasanrizvi.org

جیسے کوئی جانوروں کو پکارے، جو صرف پکار کی آواز کو تو سنیں، مگر اُس کے معنی تک نہ سمجھ سکیں۔ وہی حال ایسے منکرین حق کا ہے (۱۷۱)

اے ایمان لانے والو! اگر تم اللہ کی بندگی کرنے والے ہو تو پاک صاف ستھری چیزوں میں سے جو ہم نے تم کو دی ہیں کھاؤ اور اللہ کا شکر کرو (۱۷۲) اُس نے تم پر (چوپایوں میں سے) بس مُردار، خُون، سُؤر کا گوشت، اور وہ کہ جسے اللہ کے سوا کسی اور کا نام لے کر ذبح کیا گیا ہو، حرام کیا ہے۔ ہاں جو شخص مجبُوری کے عالم میں ہو (اور وہ اِن میں سے کوئی چیز کھا لے)، بغیر اس کے کہ وہ (خدا سے) بغاوت کرنے والا ہو اور نہ ضرورت کی حد سے آگے ہی بڑھنے والا ہو،

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ كُلُوا۟ مِن طَيِّبَٰتِ مَا رَزَقْنَٰكُمْ وَٱشْكُرُوا۟ لِلَّهِ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ (۱۷۲)
إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ ٱلْمَيْتَةَ وَٱلدَّمَ وَلَحْمَ ٱلْخِنزِيرِ وَمَآ أُهِلَّ بِهِۦ لِغَيْرِ ٱللَّهِ ۖ فَمَنِ ٱضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَآ إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (۱۷۳)

۱۷۲-۳ خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے کہ پاک ستھری چیزیں کھاؤ۔ اس سے معلوم ہوا کہ خدا نے جتنی چیزیں حلال کی ہیں وہ ہمارے لئے مفید ہیں اور جتنی چیزیں حرام کی ہیں وہ ہمارے لئے مضر ہیں۔ احکام شریعت عقل پر ہیں اور بات یہ کہ ہمارا ناقص علم ابھی اسکو نہ سمجھ سکے۔ جو حلال چیزیں ہیں وہ ہمارے جسم انسانی کے صحت مند ہونے کو فائدہ پہنچاتی ہیں مثلاً ڈاکٹر کہتے ہیں کہ اگر جسم کے اندر خون ڈالنا ہوتا ہے تو Negative کا Positive خون ڈالا فوراً اثر ہوتا ہے اسی لئے خداوند عالم نے خون پینا حرام قرار دیا۔ سور بے حد بے حیا جانور ہے اس کے کھانے سے بے حیائی پیدا ہوتی ہے۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ خداوند عالم نے حلال حرام اسلئے کیا کہ ہماری اطاعت کا امتحان ہو جائے اسلئے جس چیز کو خدا نے حکم دیا اسکی اطاعت کرلی جائے تاکہ اطاعت خالص رہے۔ اگرچہ اسکی لاکھوں مصلحتیں ضرور ہیں کیونکہ حکم دینے والا حکیم مطلق ہے (حسن رضوی)

www.drhasanrizvi.org

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ الْكِتَابِ وَ
يَشْتَرُونَ بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۙ أُولَٰئِكَ مَا يَأْكُلُونَ فِي
بُطُونِهِمْ إِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ
لَا يُزَكِّيهِمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (۱۷۴)
أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ وَالْعَذَابَ
بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَا أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ (۱۷۵)

تو اُس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ (کیونکہ) اللہ تو
یقیناً بخشنے والا، بڑا ہی رحم کرنے والا ہے (۱۷۳)
(حقیقت تو یہ ہے کہ) جو لوگ اُن باتوں کو
چھُپاتے ہیں جو اللہ نے اپنی کتاب میں نازل کی
ہیں، اور اُس کے بدلے تھوڑی سی قیمت وصول
کرلیتے ہیں، یہ لوگ (دراصل) اپنے پیٹوں کو
(جہنّم کی) آگ سے بھر رہے ہیں۔ اور قیامت
کے دن اللہ اُن سے بات تک نہیں کرے گا اور
نہ اُن کو (معاف کرکے اُن کی بدکاریوں سے)
پاک کرے گا۔ اُن کے لئے تو بڑی دردناک سزا
ہے (۱۷۴) یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے ہدایت
کے بدلے گمراہی کو خرید لیا اور خدا کی بخشش کے
بدلے خدا کا عذاب مول لیا۔ کتنے عجیب ہے

www.drhasanrizvi.org

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ۗ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِي الْكِتٰبِ لَفِيْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۱۷۶﴾

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ

اِن کی ہمّت کہ یہ جہنّم کی آگ کو برداشت کرنے کے لئے تیاّر ہیں ! ﴿۱۷۵﴾ یہ سب کچھ اِس وجہ سے ہوا کہ اللہ نے تو ٹھیک ٹھیک حق کے مطابق کتاب اُتاری تھی، مگر جن لوگوں نے اِس کتاب میں اِختلافات پیدا کئے، وہ لوگ حقیقت میں حق سے بہت ہی دُور نِکل گئے ﴿۱۷۶﴾ ع ۲۱ ۵

نیکی (کی حقیقت) یہی نہیں ہے کہ تم (نماز میں) اپنے چہروں کو مشرق کی طرف پھیر لیتے ہو یا مغرب کی طرف، (یعنی دین کی حقیقت ظاہری رسموں یا اعمال کو بجا لانا ہی نہیں ہے) بلکہ نیکی تو یہ ہے کہ اِنسان، اللہ کو، آخرت کے دِن کو، ملائکہ اور خدا کی نازل کی ہوئی کتاب اور اُس کے پیغمبروں کو دل سے مانے، اور اللہ

www.drhasanrizvi.org

وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ
وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِي
الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ۗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ
صَدَقُوْا ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى ۗ
اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى ۗ فَمَنْ

کی محبّت میں اپنے دِل پسند مال کو رِشتے داروں، یتیموں، مِسکینوں، مُسافروں، مانگنے والوں اور (غلاموں، مقروضوں، مُشکل میں گرفتاروں کی) گردنیں چُھڑانے پر خرچ کرے، نیز نماز کو قائم کرے اور زکوٰۃ کو ادا کرے۔ اور نیک لوگ وہ ہوتے ہیں کہ جب عہد کر لیں تو اُسے پُورا کریں، تنگی تُرشی، فقر و فاقہ اور مصیبت میں، اور حق و باطل کی جنگ میں، صبر سے کام لیں۔ یہی وہ ہیں جو (قول و عمل کے) سچّے ہیں اور یہی متّقی پرہیزگار یعنی فرائضِ الٰہی کے ادا کرنے والے ہیں ﴿۱۷۷﴾

اَے ایماندارو! تمھارے لئے قتل کئے جانے والوں کے قصاص (یعنی خون کا بدلہ خون) کا حکم لِکھ دیا گیا ہے۔ آزاد آدمی نے قتل کیا تو اُس آزاد

www.drhasanrizvi.org

عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ
إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ذَٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ
فَمَنِ اعْتَدَىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٧٨﴾
وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿١٧٩﴾

قاتل ہی کو قتل کیا جائے۔ (کسی بھی غلام کو نہیں) غلام نے قتل کیا ہو تو اُسی غلام قاتل کو قتل کیا کیا جائے۔ عورت نے قتل کیا ہو تو اُس عورت ہی کو قتل کیا جائے۔ ہاں اگر کسی قاتل کے ساتھ اُس کا بھائی کچھ نرمی کرنے پر تیاّر ہو، تو اچھے طریقے اور خوش معاملگی کے ساتھ خُون بہا کی اَدائیگی ہونی چاہیئے۔ یہ تمھارے پالنے والے کی طرف سے ایک سہولت اور مہربانی ہے۔ اب اِس پر بھی جو زیادتی کرے، اُس کے لئے دردناک سزا ہے (۱۷۸) اَے صاحبانِ عقل! تمھارے لئے قصاص یعنی جان کے بدلے جان والے قانون میں سراسر زندگی ہے (کیونکہ اُمید ہے کہ اِس قانوُن کے سبب تم خوُں ریزی سے بچتے رہوگے (۱۷۹)

۱۷۸ عظیم پادری وہیری کا
جو اپنی اسلام دشمنی کے لیے مشہور
ہے لکھتا ہے: قرآن مجید کی
آیت عظیم ترین تعلیم کی حامل ہے
ذات خداوندی پر ایمان اور
نوع انسانی کے ساتھ شفقت
اور حسن سلوک کو مذہب کا اصل
جوہر بتایا گیا ہے۔ اس میں عقائد و
اعمال کا لب لباب موجود ہے
۱۷۹ اسلام نے افراط و تفریط کے
درمیان ۔ یعنی انتقام کی
آگ کی جگہ معافی کا تصور پیش کر
کے آرائش کی ۔ دوسرا اگر وہ قاتل
کو قتل کرنا لیکن برداشت نہیں کر
قرآن فرماتا ہے کہ قصاص لینے کی
سزا سراسر زندگی ہے جب انسان کی جان
کو یہ دولت سمجھے اور بے گناہ کو
قتل کرنے کا کوئی رحم نہ کرے کہ
وہ اصلی انسان زیر اسباب ہے
کسی کی جان بچانا سیکڑوں بے گناہوں کو مارنے کے
مترادف ہے۔ (تفہیم، تفسیر کبیر)

www.drhasanrizvi.org

كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ
لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ ﴿١٨٠﴾
فَمَنْ بَدَّلَهُ بَعْدَمَا سَمِعَهُ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى الَّذِينَ
يُبَدِّلُونَهُ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿١٨١﴾
فَمَنْ خَافَ مِنْ مُوصٍ جَنَفًا أَوْ إِثْمًا فَأَصْلَحَ بَيْنَهُمْ

تم پر فرض کر دیا گیا ہے کہ جب تم میں سے کِسی پر مَوت کا وقت آجائے اور اگر وہ کچھ مال بھی چھوڑے جا رہا ہو، تو اَپنے ماں، باپ اور بہت قریبی رِشتہ داروں کے لئے مناسب وصیّت کرے۔ یہ (وصیّت کرنا) پرہیز گاروں اور فرض شناسوں کی لازمی ذمّہ داری ہے ﴿۱۸۰﴾ تو اَب جو شخص بھی اِس (وصیّت) کو سُننے کے بعد اُس کو بدل ڈالے، تو اِس کا گُناہ بھی اُنھیں اَدل بَدل کرنے والوں پر ہوگا۔ (کیونکہ) بِلا شبہ اللہ تو ہَر بات سُنتا اور خُوب جانتا ہے ﴿۱۸۱﴾

البتّہ جو شخص یہ خوف محسُوس کرے کہ وصیّت کرنے والے نے جان بُوجھ کر کِسی کی حق تلفی کا گُناہ کیا ہے، اور اِس لئے وہ اِصلاح کرتے

۱۸۰/ حضرت امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ جو شخص اپنی موت کے قریب آنے پر بھی اپنے ایسے رشتہ داروں کے لئے (جو [illegible] مستحق نہیں) اور انکو کوئی حصہ نہ مل سکتا ہو ان کے لئے کوئی وصیت نہ کرے تو اسنے اپنی زندگی کے اعمال کا خاتمہ خدا کی نافرمانی پر کیا (تفسیر عیاشی، مجمع البیان) امام صادق نے فرمایا [illegible] حق اپنے [illegible] ہے [illegible] کم [illegible] زیادہ [illegible] 1/3 ہے۔ (تفسیر صافی [illegible])

۱۸۲/ امام محمد باقر نے فرمایا [illegible] جسکو تہائی مال دینے کی وصیت [illegible] اسکو [illegible] یہود و نصاریٰ [illegible] (کافی)

امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ [illegible] وصیت میں تبدیلی کرے سوائے اس کے کہ وصیت کرنے والے نے خدا و رسول کے حکم کے خلاف وصیت کی ہو یا اسکی وصیت سے کسی پر ظلم ہو رہا ہو (تفسیر قمی)

www.drhasanrizvi.org

فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٨٢﴾
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ
عَلَي الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿١٨٣﴾

اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۭ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰي
سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۭ وَعَلَي الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ

ہوئے وارثوں کے درمیان سمجھوتہ کرا دے' تو اُس پر کوئی گُناہ نہیں ہے۔ (کیونکہ) اللہ بڑا ہی بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے ﴿۱۸۲﴾

اَے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزوں کو لکھ دیا گیا ہے۔ (یعنی تم پر روزے فرض کردئے گئے ہیں)' جس طرح تم سے پہلے والوں پر فرض کئے گئے تھے۔ اِس توقع پر کہ شاید تم بُرائیوں سے بچنے کی استعداد پیدا کر سکو ﴿۱۸۳﴾ تو یہ گنتی کے کچھ مقرر دن ہی تو ہیں (اِس کے باوجود بھی) اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو جائے' یا سفر پر ہو' تو اُتنے ہی دن (کے روزے) کِسی اور دنوں میں (پورے کر لے)۔ اور جو لوگ اِن روزوں کو بڑی ہی مشکل سے رَکھ سکتے ہوں' تو وہ فدیہ دے

ع ۲۲

www.drhasanrizvi.org

فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ ۖ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ ۚ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۱۸۴﴾
شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۖ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ

دیں۔ ایک روزہ کا فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔ اور جو شخص اپنی خوشی سے (کچھ زیادہ) بھلائی کرے، تو یہ اُسی کے لئے بہتر ہے۔ (لیکن) اگر تم روزے رکھوگے تو یہ تمہارے ہی لئے بہتر ہوگا، اگر تم (اِس کی حقیقت اور فائدوں سے) واقف ہو جاؤ ﴿۱۸۴﴾

رمضان تو وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا، جو تمام انسانوں کے لئے سراسر (ذریعۂ) ہدایت ہے۔ اور ایسی واضح صحیح اور مدلّل تعلیمات و ہدایات پر مشتمل ہے کہ جو حق اور باطل کا فرق کھول کر رکھ دینے والی ہیں۔ لہٰذا اَب تم میں سے جو شخص بھی اِس مہینے کو پائے، تو وہ اِس میں روزے رکھے۔ اور جو بیمار یا مُسافر ہو،

۱۸۴ حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت ہے کہ جناب رسول خداؐ نے سفر میں خود بھی روزہ افطار فرمایا اور دوسروں کو بھی افطار کا حکم دیا اور نماز کو قصر فرمایا۔ جن لوگوں نے اس پر عمل نہ کیا انکو خدا کا نافرمان کا خطاب دیا۔ (تہذیب)
اصل طہارت کا نام روزہ [illegible] کی تکمیل ہے (حسن بصری)
۱۸۵ پورا قرآن ۲۳ سال میں اترا۔ ماہ رمضان کی [illegible] قرآن [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
حضرت عمر سے روایت ہے کہ ہم جناب رسول خداؐ کے ساتھ دو مرتبہ رمضان کی سفر پر گئے (۱) جنگ بدر (۲) فتح مکہ کے موقع پر اور دونوں سفروں میں ہم نے روزے نہیں رکھے (تفہیم)

www.drhasanrizvi.org

تو وہ اُتنے ہی روزوں کی تعداد دُوسرے دِنوں میں پُوری کرے۔ (غرض) اللہ تو تمھارے لئے آسانی چاہتا ہے، اور تمھیں مُشکل میں ڈالنا نہیں چاہتا۔ اور یہ بھی (چاہتا ہے) کہ تم روزوں کی تعداد پُوری کرو۔ اور اِس بات پر کہ خُدا نے تمھیں سچے سیدھے راستے کی ہدایت کی ہے، تم اللہ کی بڑائی کا اِظہار کرو۔ (یعنی خُدا کی عظمت کے تقاضوں کو پُورا کرو) تاکہ شاید اِس طرح تم اُس کے شُکرگزار بن جاؤ ﴿۱۸۵﴾

اور جب آپؐ سے میرے بَندے میرے بارے میں پُوچھیں، تو (آپ فرمادیں کہ) میں تو یقیناً اُن سے (بہت ہی) قریب ہوں۔ پُکارنے والا جب پُکارتا ہے تو میں اُس کی پُکار کو سُنتا

وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿۱۸۵﴾

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ

روزے صرف تقویٰ کی صلاحیت پیدا کرنے کے لئے نہیں بلکہ یہ خدا کی مہربانیوں کا شکر بھی ہیں۔ خاص کر قرآن جیسی عظیم ترین ہدایت کے ملنے کا۔ کیونکہ قرآن کا اصل مقصد خدا کی اطاعت ہے۔ اسی لئے روزہ اگر ہم خدا کی اطاعت کی صلاحیت اپنے اندر پیدا کرتے ہیں یہی قرآن کی عطا کا بہترین شکر ہے۔ قرآن کی عطا کا بہترین شکر قرآنی تعلیمات پر عمل کرنا ہے (تفہیم۔ تفسیر کبیر)

۱۸۶ امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ دعا مانگنے سے پہلے خدا کی دی ہوئی نعمتوں کا دل سے شکر ادا کرو، پھر محمد و آل محمد پر دل سے درود بھیجو، اپنے گناہوں کی معافی مانگو، دوسرے مومنین کے لئے دعا کرو اور پھر اپنے لئے دعا کرو۔ آخر میں پھر درود محمد و آل محمد پر بھیج کر دعا ختم کرو

الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ
يَرْشُدُونَ ﴿۱۸۶﴾

أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ هُنَّ
لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ
كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ

ہوں اور اُس کو جواب بھی دیتا ہوں۔(اِس لئے
اَب) اُن پہ لازم ہے کہ میری آواز پر لبّیک کہیں‘
اور مجھ ہی پر بھروسہ کریں‘ (اِس طرح) شاید وہ
سیدھے اور نیک راستے پر آجائیں ﴿۱۸۶﴾

تمھارے لئے روزوں کے زمانے کی راتوں
میں اپنی بیویوں کے پاس جانا جائز کر دیا گیا ہے۔
وہ تمھارا لباس ہیں اور تم اُن کا لباس ہو (یعنی
جس طرح لباس اور جسم کے درمیان کوئی پردہ
نہیں ہوتا‘ اسی طرح تم دونوں ایک دُوسرے
سے الگ نہیں رہ سکتے) اللہ کو معلوم ہے کہ تم
لوگ (چُپکے چُپکے) اپنے آپ سے خیانت کر رہے
تھے (یعنی عورتوں سے ناجائز مباشرت کر کے خود
اپنا ہی نقصان کر رہے تھے‘) تو اب خُدا نے تمھاری

خداوند عالم (۱) ہر فریاد کرنے پکارنے
والے کی پکار کو سنتا ہے اور جواب
دیتا ہے (۲) [illegible]
خدا سے قریب [illegible] کی طلب
ہو قرآن ہے (۳) خدا نے رسول کے
ذریعہ دعا کا حکم دیا اس سے معلوم
ہوا کہ دعا محمد و آل محمد کے توسط کے
بغیر مقبول نہیں ہوتی (۴) خدا خود
نزدیک ہے [illegible] علم [illegible] قبولیت
دعا فرمایا۔ (بیضاوی)
حدیث رسول صلعم نے فرمایا جس کو
دعا کرنے کی توفیق عطا ہو گئی
اس کے لئے رحمت اور قبولیت کا
دروازہ کھل جاتا ہے (مدارک)
۱۸۷ عورتوں کو مردوں کا لباس
اسلئے فرمایا کہ عورت مرد ایک دوسرے
کے محتاج ہیں (۲) دونوں ایک دوسرے
کی پردہ پوشی کرتے ہیں (۳) ایک دوسرے
کی زینت کا باعث ہوتے ہیں (۴) ایک
دوسرے کی ضروریات کو پورا کرتے ہیں
(۵) ایک دوسرے کے لئے لازم ملزوم
ہیں (تفسیر کبیر)

www.drhasanrizvi.org

فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ۠ وَ
كُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ
مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۠ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ
اِلَى الَّيْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ ۙ فِي الْمَسٰجِدِ ؕ
تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ
اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۷﴾

تَوبہ قبول کی اور تمھیں معاف کر دیا۔ لہٰذا اَب تم اپنی بیویوں کے ساتھ (رمضان کی راتوں میں) مُباشرت کر لو، اور جو (لُطف و لذّت) خدا نے تمھاری قسمت میں لِکھ دی ہے، اُسے حاصل کرو۔ اور (راتوں کو) کھاؤ پیو، یہاں تک کہ رات کی سیاہی کی دھاری، صبح کی سفیدی کی دھاری سے الگ ہو کر تمھارے لئے ظاہر ہو جائے۔ پھر رات تک روزے کو پُورا کرو۔ اور جب تم مسجدوں میں اِعتکاف (یعنی قیام) کئے ہوئے ہو تو اپنی بیویوں سے مباشرت نہ کرو۔ یہ اللہ کی مُقرّر کی ہوئی حدیں ہیں۔ اِن کے قریب نہ پھٹکنا۔ اِس طرح اللہ اپنے احکامات لوگوں کے لئے صاف صاف بیان کرتا ہے، تاکہ شاید اِس طرح وہ بُرائیوں سے بچنے لگیں ﴿۱۸۷﴾

[illegible] روزے کی [illegible] سختی [illegible] [illegible] [illegible] (لآلی فضل [illegible] ۱۹۲)

امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ صبح کی سفیدی (روزے کی ابتدا) اور رات کی سیاہی (روزے کی انتہا) ہے۔ صبح سے مراد وہ صبح صادق ہے جس میں کوئی شک نہ رہے (کافی)

خداوند عالم نے یہ نہیں فرمایا کہ ان حدوں کو مت توڑنا بلکہ فرمایا ان کے قریب بھی نہ جانا۔ [illegible] (تفہیم تفسیر)

وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَا
إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا مِنْ أَمْوَالِ النَّاسِ
بِالْإِثْمِ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۱۸۸﴾
يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَهِلَّةِ قُلْ هِيَ مَوَاقِيتُ لِلنَّاسِ
وَالْحَجِّ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا

اور تم لوگ آپس میں ایک دُوسرے کا مال غلط طریقوں سے نہ کھا جاؤ اور نہ حاکموں کو (رشوت) پہنچاؤ تاکہ (اِس طرح) لوگوں کے اَموال کا کچھ حِصّہ جان بُوجھ کر، (ظالمانہ طریقوں سے) بطورِ گُناہ ہڑپ کر جاؤ ﴿۱۸۸﴾

وہ لوگ آپؐ سے چاند (کی شکلوں) کے بارے میں پُوچھتے ہیں تو آپؐ کہہ دیجئے کہ یہ لوگوں کے لئے (اور) حج کے واسطے وقت مقرّر کرنے کا ذریعہ ہیں۔ (نیز اُن سے کہو کہ) یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے کہ تم اَپنے گھروں میں پیچھے کی طرف سے آوٴ۔ بلکہ نیکی تو اِس میں ہے کہ آدمی اللہ کی ناراضگی سے بچے۔ لہٰذا تم اپنے گھروں میں اُن کے دروازوں ہی سے آیا کرو۔ اور اللہ کے

[illegible]

وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ۚ وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۸۹﴾

وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۹۰﴾

وَاقْتُلُوْھُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْھُمْ وَاَخْرِجُوْھُمْ مِّنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ

غضب سے بچو۔ شاید کہ اس طرح تم ہر طرح کی کامیابی حاصل کر لو (یعنی جب تمھیں کوئی دینی مُشکل درپیش ہو تو جو دین کے حقیقی رہبر ہیں اُن سے دریافت کر لیا کرو اور اِدھر اُدھر نہ بھٹکو) ﴿۱۸۹﴾

اور تم اللہ کی راہ میں اُن لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں۔ مگر زیادتی نہ کرو (کیونکہ اللہ حد سے بڑھ جانے والوں کو یقیناً دوست نہیں رکھتا ﴿۱۹۰﴾

اور ان (خواہ مخواہ لڑنے والوں کو) جہاں کہیں بھی پاؤ قتل کر ڈالو اور اُنھیں نکال دو جہاں سے انھوں نے تمھیں نکال دیا۔ (کیونکہ قتل کرنا اگرچہ بہت بُرا ہے مگر) فتنہ برپا کرنا قتل کرنے سے

www.drhasanrizvi.org

وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ ۗ كَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹۱﴾

فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۲﴾

وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ۖ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹۳﴾

بھی زیادہ بُرا ہے۔ (کیونکہ فِتنہ و فساد سے ناحق قتل کا لامتناہی سِلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ البتہ) مسجدِ حرام کے نزدیک اُن سے اُس وقت تک نہ لڑو جب تک وہ تم سے وہاں نہ لڑیں۔ لیکن اگر وہ تم سے لڑیں تو پھر تم بھی اُنھیں قتل کرو کہ اَیسے مُنکرینِ حق کی یہی سزا ہے ﴿۱۹۱﴾ پھر اگر وہ باز آ جائیں تو بے شک اللہ بھی بڑا ہی معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے ﴿۱۹۲﴾ غرض اُن سے اُس وقت تک لڑتے رہو جب تک کوئی فِتنہ اور شورش باقی نہ رہے اور پُوری پُوری اِطاعت بس اللہ ہی کے لئے ہو جائے۔ پھر اگر وہ (فتنہ و فساد سے) باز آ جائیں تو پھر ظالموں کے سِوا اور کِسی پر دَست درازی جائز نہیں ﴿۱۹۳﴾

۱۹۳ - اس میں کوئی شک نہیں
کہ انسانی خون ... [illegible]
شر ہے لیکن جب کوئی گروہ اپنی
ضد اور حکم زبردستی لوگوں پر
مسلط کرے، لوگوں کو حق سے
روکے ... [illegible]
اور اصلاح کے عمل کو جاری رہنے
نہ دے ... [illegible]
... [illegible] عمل
قتل سے بھی زیادہ برا ہے
... [illegible]
... [illegible] مقصد
... مقصد کو قربان
کرنا ہے ... [illegible]
... [illegible]
... تو پھر تم ... [illegible]
... [illegible] مقصد
فتنہ ... کو ختم کرنا تھا
وہ حاصل ہو چکا (تفسیر ... تفہیم)

www.drhasanrizvi.org

الشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ۚ فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ۖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹۴﴾

وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۚۖ

حُرمت والے مہینے کا بدلہ حُرمت والا مہینہ ہے اور حُرمتوں میں بھی اَدلا بَدلا ہے۔ تو جو شخص بھی تم پر زیادتی کرے، تو جیسی اُس نے تمھارے ساتھ زیادتی کی ہے، وَیسی ہی زیادتی تم اُس کے ساتھ کرو۔ (مگر اُن کی زیادتی کی حد سے بڑھتے ہوئے) اللہ سے ڈرتے رہنا۔ اور یہ جان لینا کہ اللہ اُن ہی لوگوں کے ساتھ ہے جو اللہ سے ڈرتے ہوئے اُس کی مقرّر کی ہوئی حدیں توڑنے سے پرہیز کرتے ہیں ﴿۱۹۴﴾

اور خدا کی راہ میں (جان و مال سب کچھ) خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں خود کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ (۱۔ یعنی اس میں بُخل سے کام لوگے تو آخرت میں خود کو تباہ و برباد کر دوگے۔ ۲۔ یعنی اِس طرح بھی

www.drhasanrizvi.org

وَأَحْسِنُوا ۛ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ﴿١٩٥﴾
وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ ۚ فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ
مِنَ الْهَدْيِ ۖ وَلَا تَحْلِقُوا رُءُوسَكُمْ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْهَدْيُ
مَحِلَّهُ ۚ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ

نہ لُٹاؤ کہ خود تباہ و برباد ہو جاؤ ۳۔ خودکشی نہ کرو یا خواہ مخواہ جان خطرے میں نہ ڈالو) اور اچھے کام کو بہت ہی خُوبی کے ساتھ' انجام دو۔ (کیونکہ) اِس میں تو کوئی شک ہی نہیں کہ اللہ پوری قابلیت' جدوجہد اور خوش اسلُوبی کے ساتھ اچھے کام کرنے والوں سے محبّت کرتا ہے ﴿۱۹۵﴾

اللہ کی خوشی کے حصُول کے لئے جب حج اور عُمرے کی نیّت کر لو تو اُسے پُورا کرو۔ اب اگر مجبوری میں گِھر جاؤ تو جو قُربانی بھی میسّر آئے' اللہ کی بارگاہ میں پیش کردو۔ اور اپنے سر اُس وقت تک نہ مونڈو جب تک کہ قُربانی اپنی جگہ تک نہ پہنچ جائے۔ مگر جو شخص بیمار ہو یا اس کے سَر میں کوئی تکلیف ہو' تو اُس کو چاہیئے کہ فدیہ کے

۱۹۶ عمرہ اور حج [illegible] شروع کرنے کے بعد
[illegible] احرام
واجب ہے۔ وہاں ان مقدس مقامات
کی حیثیت خدا سے قریب ہونے اور
اُس سے عظیم قربانی کے مواقع
بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ اس سطح
پر آدمی کی سزا کا خطرہ بھی بہت
زیادہ ہو جاتا ہے کیونکہ ذات کے
آدمی خدا کے قرب کو سمجھ [illegible]
دینے والا ہوتا ہے (ماجد ۷)
فرمایا کہ اگر مجبور ہو کر
گھر جاؤ یعنی اگر تم صحیح سلامت
نہ پہنچ پاؤ اور روک دیے جاؤ اور
مجبوراً تم کو لوٹ جانا پڑے
تو اپنا جانور یا اس کی قیمت
بھیج دو تاکہ حدود حرم میں تمہاری
طرف سے قربانی کی جا سکے۔ مگر امام
شافعی اور امام مالک کے نزدیک
وہیں ذبح کر کے واپس جانا
قربانی کی جائے۔ اور جب تک
~~[illegible]~~ قربانی نہ کر لو
حجامت نہ کراؤ (تفہیم، تدبر، کبیر)

www.drhasanrizvi.org

طور پر روزے رکھے یا خیرات دے یا پھر قربانی کرے۔
پھر جب تمھیں امن و اطمینان حاصل ہو جائے،
تو جو شخص عمرہ کر کے حج کے موقع تک عمرہ کا
فائدہ اُٹھائے، وہ لازمی طور پر جو بھی میسّر ہو
قربانی کرے۔ اور اگر قربانی میسّر نہ ہو سکے تو تین۳
روزے حج کے زمانے میں رکھّے اور ساتﮯ روزے
گھر پہنچ کر رکھّے۔ یہ پُورے دسﮯ روزے ہو جائیں گے۔
یہ رعایت اُن لوگوں کے لئے ہے جن کے بال بچّے
مسجدِ حرام کے قریب نہ رہتے ہوں۔ اللہ کے اِن
احکام کی خلاف ورزی سے بچو اور خوب جان لو
کہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے ﴿۱۹۶﴾

حج کے مہینے سب کو معلوم اور مقرّر مہینے ہیں۔
(جن میں تبدیلی ممکن نہیں)۔ تو جو شخص بھی اِن

فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ ۚ فَإِذَا أَمِنتُمْ
فَمَن تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ
فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ
إِذَا رَجَعْتُمْ ۗ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ۗ ذَٰلِكَ لِمَن لَّمْ
يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ
وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿۱۹۶﴾
الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَّعْلُومَاتٌ ۚ فَمَن فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ

عرب جاہلیت کے زمانے میں حج
اور عمرہ ایک ساتھ بجا لانا سخت
ناپسندیدہ تھا۔ اُن کی اپنی ہدایت کی
شریعت میں حج کے لئے آنا اور عمرہ
کے لئے الگ سفر کرنا ضروری تھا
خدا نے اسلام میں یہ رعایت عطا
فرمائی کہ ایک ہی سفر میں حج بھی کر
سکتے ہیں اور عمرہ بھی۔ البتہ جو لوگ
مکہ کے آس پاس میقات کی
حدود کے اندر رہتے ہیں انکو اس
رعایت سے مستثنیٰ رکھا گیا کیونکہ
ان کے لئے حج کے لئے الگ اور
عمرہ کے لئے الگ سفر کرنا
ع ۲۴ ۸ مشکل نہیں۔ اس سلسلہ
[illegible]
(تفسیر کبیر)

www.drhasanrizvi.org

فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۗ وَمَا
تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللَّهُ ۗ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ
الزَّادِ التَّقْوَىٰ ۚ وَاتَّقُونِ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ ﴿١٩٧﴾
لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ ۚ
فَإِذَا أَفَضْتُمْ مِنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللَّهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ

مہینوں میں حج (کی پابندیوں) کو اپنے اُوپر فرض (کرنے کی نیّت) کرلے تو پھر حج کے دَوران نہ تو ہم بستری کرے اور نہ کوئی بُرا کام کرے، اور نہ ہی جھگڑا کرے۔ ہاں اگر کوئی نیک کام تم کروگے تو وہ اللہ خوب جان لے گا۔ اور اگر کوئی سامانِ سفر مہیّا کرو تو بہترین سامان تقویٰ ہے (یعنی بُرائیوں سے بچتے رہنا اور فرائض الٰہیہ کو ادا کرتے رہنا ہے) پس اے عقل والو! میرے غیظ و غضب سے بچو ﴿١٩٧﴾

تمھارے لیے اِس میں کوئی حرج (الزام) نہیں ہے کہ تم (دورانِ حج) اپنے رَب کی نعمت (یعنی روزی بھی) تلاش کرو (کیونکہ روزی کمانا تمھارے رَب کے فضل و کرم کو تلاش کرنا ہے۔ البتہ) جب عرفات سے روانہ ہو تو مشعر الحرام (یعنی مزدلفہ

[illegible]

[illegible]

www.drhasanrizvi.org

الْحَرَامِ ۖ وَاذْكُرُوهُ كَمَا هَدَاكُمْ ۚ وَإِنْ كُنْتُمْ مِنْ
قَبْلِهِ لَمِنَ الضَّالِّينَ ﴿١٩٨﴾
ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا
اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿١٩٩﴾
فَإِذَا قَضَيْتُمْ مَنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَذِكْرِكُمْ
آبَاءَكُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا ۗ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا
آتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ﴿٢٠٠﴾

کے پاس اللہ کو یاد کرو اور اُسی طرح یاد کرو جس طرح اُس نے تمھیں ہدایت کی ہے اور تم کو اپنی راہ دِکھائی ہے۔ ورنہ اِس سے پہلے تو تم بھٹکے ہوئے تھے ﴿۱۹۸﴾

پھر جہاں سے اور سب لوگ پلٹتے ہیں وہیں سے تم بھی پلٹو اور اللہ سے معافی مانگو۔ یقیناً اللہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے ﴿۱۹۹﴾ پھر جب اپنے حج کے ارکان ادا کر چکو، تو جس طرح اپنے باپ دادا کا ذکر کرتے تھے، اُسی طرح اللہ کو یاد کرو۔ بلکہ اُس سے بھی بڑھ کر۔ لوگوں میں کوئی تو ایسا ہے جو کہتا ہے: "اَے ہمارے پالنے والے! ہمیں دُنیا ہی میں سب کچھ دے دے۔" اَیسے شخص کے لئے آخرت میں کوئی حصّہ نہیں ﴿۲۰۰﴾

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ۭ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۲۰۲﴾

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ۭ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۰۳﴾

اور اُن میں کوئی ایسا ہے جو کہتا ہے: "اے ہمارے پالنے والے! ہمیں دُنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے۔ اور ہمیں آگ کی سزا سے بچا" ﴿۲۰۱﴾ یہی وہ لوگ ہیں جو اپنی کمائی کا (دونوں جگہ) حصّہ پائیں گے۔ اور اللہ تو بہت جلد حساب چُکا دینے والا ہے ﴿۲۰۲﴾ یہ گِنتی کے چند دن ہی تو ہیں جو تمھیں اللہ کی یاد میں گزارنے چاہئیں۔ پھر جو کوئی جلدی کرکے دو۲ ہی دِن میں واپس چلا جائے تو اُس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ اور جو کوئی دیر کرے، اُس پر بھی کوئی گناہ نہیں ہے۔ بشرطیکہ اُس نے یہ دِن بُرائیوں سے بچنے اور فرائض الٰہیہ کے ادا کرنے میں صرف کئے ہوں۔ پس اللہ کی نافرمانیوں سے بچو اور خُوب جان رکھو

۲۰۱ جناب رسول خدا (ص) نے فرمایا کوئی دن ایسا نہیں جس میں عرفہ کے دن سے زیادہ لوگ جہنم کی آگ سے آزاد کیے جاتے ہوں (الحدیث)

امام محمد باقرؑ سے روایت ہے کہ زمانہ جاہلیت میں حج میلہ کی شکل میں تھا جس میں لوگ جمع ہو کر اپنے باپ دادا کی شان کے قصیدے پڑھتے اور آپس میں [illegible] مباہات کرتے۔ خدا نے حکم دیا [illegible] [illegible] اپنے باپ دادا کی [illegible] دل سے تعریف کرو (تفسیر مجمع البیان)

۲۰۲ یہ دو یا تین دن جن میں حاجی ~~[illegible]~~ منیٰ میں ٹھہرتے ہیں ۱۰-۱۱-۱۲ ذی الحجہ ہے [illegible]
ایام تشریق کہتے ہیں [illegible]

www.drhasanrizvi.org

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِيْ قَلْبِهٖ ۙ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ﴿٢٠٤﴾
وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ
الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ۗ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ﴿٢٠٥﴾

کہ تم اُسی کی طرف پلٹ کر جاؤ گے ﴿٢٠٣﴾

اور لوگوں میں اَیسا آدمی بھی ہوتا ہے کہ جس کی باتیں دُنیا میں تو تمھیں بڑی اچھی لگیں گی اور وہ اپنی دِلی حالت پر اللہ کو بار بار گواہ بھی بناتا جائے گا (کہ میں تو بڑا سچّا' درست' اور نیک نیّت ہوں اور قسم بخدا صرف اللہ ہی کی خوشی کے لئے یہ باتیں کر رہا ہوں) حالانکہ وہ حقیقت میں (تمھارا) بدترین دشمن ہے ﴿٢٠٤﴾ جب بھی اُسے حکومت مِل جائے گی تو دُنیا بھر میں دوڑتا پھرے گا۔ تاکہ دُنیا میں فساد برپا کرے۔ اور کھیتی اور نسلِ انسانی کو تباہ و برباد کر دے۔ حالانکہ خدا (جسے وہ گواہ بنا رہا تھا اور جس کی وہ قسمیں کھا رہا تھا) فساد کو ہرگز پسند

آیت ۲۰۴ قبیلہ ثقیف کا ایک
شخص بڑا ہی دشمن تھا اور
بڑا ہی چکنی گفتگو کرنے والا تھا
جب رسول کے پاس آتا
تو بہت ہی میٹھی جھوٹی باتیں
کرتا۔ بات بات پر خدا کو
گواہ بناتا۔ مگر اس کا کام
ہر قسم کی بے حیائیوں اور
شرارتوں میں مصروف رہنا
اسکی مثال دے کر اس قسم
کے تمام منافقوں کی مذمت
مذمت فرمائی ہے (ابن جریر)
۲۰۵ معلوم ہوا کہ [illegible]
کے پاس کرنے والوں کی
حسب [illegible]
امام جعفر صادق نے فرمایا
کھیتی سے اصل مراد دین ہے
اور نسل سے مراد انسان ہے (ارواح)

www.drhasanrizvi.org

وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ
فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ۭ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۲۰۶﴾
وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَاۗءَ مَرْضَاتِ
اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۲۰۷﴾
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَاۗفَّةً ۠ وَلَا
تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۲۰۸﴾

نہیں کرتا ﴿۲۰۵﴾ اور جب بھی اُس سے کہا جاتا ہے
کہ اللہ سے ڈر تو اُس کا تکبّر اور غرور اُسے
گناہ پر جما دیتا ہے۔ اَیسے شخص (سے نمٹنے)
کے لئے تو بس جہنّم ہی کافی ہے۔ اور وہ تو
بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے ﴿۲۰۶﴾

اور (دوسری طرف) اِنسانوں ہی میں کوئی
اَیسا بھی ہوتا ہے جو (صرف) اللہ کی رضا
(خوشی) کی طلب میں اپنی جان تک بیچ ڈالتا
ہے (یعنی خطرے میں ڈال دیتا ہے) اور اللہ
(جاں نثار) بندوں پر بڑا ہی مہربان ہے ﴿۲۰۷﴾

اے ایمان لانے والو! تم سب کے سب
امن و صُلح کے احاطہ میں داخل ہو جاؤ۔ اور
شیطان کے قدم بقدم نہ چلو (کیونکہ) یقیناً وہ

www.drhasanrizvi.org

فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٠٩﴾

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿٢١٠﴾

سَلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍ بَيِّنَةٍ

تمہارا کھلا ہوا دُشمن ہے ﴿۲۰۸﴾ اَب اِس کے بعد بھی کہ جب کھُلے ہوئے صاف صاف احکامات و ہدایات تمہارے پاس آچکے ہیں، پھر بھی تم پھسل (ڈگمگا) گئے تو خوب جان لو کہ اللہ سب پر غالب، زبردست اور سمجھ بُوجھ والا ہے ﴿۲۰۹﴾ اب کیا اِن لوگوں کو اِس بات کا اِنتظار ہے کہ اللہ سفید بادلوں کے سائے میں، فرشتوں کے ساتھ خود اُن کے سامنے آئے اور (اُن کا) فیصلہ ہی کر ڈالا جائے؟ جبکہ سارے معاملات کو اللہ کے سامنے پیش ہونا ہی ہے ﴿۲۱۰﴾

ع ۲۵ ۹

بنی اسرائیل سے پوچھو: کیسی کیسی کھُلی کھُلی صاف صاف نشانیاں ہم نے اُنھیں دِکھائیں (اور یہ بھی اُن سے پوچھ لو کہ) جو قوم بھی

۲۰۸/ سلم میں داخل ہونے سے اصل مراد حضرت علی اور آپ کی اولاد کے ائمہ اہلبیت کی اطاعت میں داخل ہو جانا ہے کیونکہ اس طرح انسان دین اور دنیا کی سلامتی اور سکون حاصل کر لیتا ہے۔ اسکے بجائے شیطان کے نقش قدم پر چلنے سے مراد دشمنانِ محمد و آل محمد کی اطاعت کرنا ہے ۔ جو بہت ہی کھلا دشمن ہے۔ (تفسیر برہان)

۲۱۰/ تفسیر اہلبیت میں اس سے مراد رجعت ہے جس میں بہت سے نیک اور بہت سے بہت برے لوگ زندہ کر کے لوٹائے جائیں گے اور (۲۱۲) کے بعد ... کے ظاہر ہوتے ہی ... (تفسیر انوار النجف)

www.drhasanrizvi.org

وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ
اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۱۱﴾
زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ
وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۱۲﴾

اللہ کی نعمت کے آنے کے بعد (اُسے بُرائی سے) بدل ڈالے (یعنی بُرے کاموں پر صرف کر دے) تو اللہ بھی یقیناً بڑی ہی سخت سزا دینے والا ہے ﴿۲۱۱﴾

جن لوگوں نے اِنکارِ حق کا راستہ اِختیار کیا، (اصل میں) اُن کے لئے تو دُنیا کی زندگی بڑی ہی سجی بنی، دِل پسند بنی ہوئی ہے۔ اور ایسے لوگ ایمان کا راستہ اختیار کرنے والوں کا مذاق اُڑاتے ہیں۔ حالانکہ جنھوں نے بُرائیوں سے بچنے کا راستہ اِختیار کیا، وہ تو قیامت کے دِن اَیسے لوگوں سے (بہت ہی) بلند مقام پر ہوں گے۔ (اَب رہا دُنیا کا رِزق تو یہاں) اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب

۲۱۱) امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ کچھ لوگ تو خدا کی نعمتوں پر ایمان لائے۔ کچھ نے انکار کیا اور کچھ نے ظاہر کیا۔ اور کچھ لوگوں نے خدا کی نعمتوں کو بدل ڈالا۔ (کافی)
اللہ کی نعمتوں کو بدل ڈالنے کے معنی خدا کی نعمتوں کو خدا کی نافرمانی میں خرچ کرنے کے اور خدا کی اطاعت کرانے مطلب کے معنی پہنانا ہے۔ یا جو ہم نے تفسیر کا غلط مطلب بیان کیا ہے (مستدرک)
علماء کی نعمت کو بدلنا یہ ہے کہ نہ سمجھائے یا دل کے نہ سمجھائے۔ اتحاد کی نعمت کو بدلنا یہ ہے کہ افتراق پیدا کر دیا جائے (ماجد)

www.drhasanrizvi.org

كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَّاحِدَةً فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ وَأَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ إِلَّا الَّذِيْنَ أُوْتُوْهُ مِنْ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا

رِزق دے دیتا ہے (کیونکہ دُنیا کا رِزق تو اِمتحان لینے کا صرف ایک ذریعہ ہے، کسی کی بلندی یا پستی کا معیار نہیں) ﴿۲۱۲﴾

ابتدا میں تو سب آدمی ایک ہی دین اور طریقے پر تھے۔ پھر (جب اُن میں اختلافات ہونے لگے تو) اللہ نے پیغمبروں کو بھیجا جو (اچھے کاموں کے ثواب کی) بشارت دینے والے اور (بُرے کاموں پر خدائی عذاب اور بُرے نتائج سے) ڈرانے والے تھے۔ نیز اُن کے ساتھ ہی ساتھ کتابِ برحق نازل کی تاکہ حق کے بارے میں لوگوں کے درمیان جو اِختلافات ہو گئے تھے، اُن کا فیصلہ کرے۔ اور (اصل میں) اختلاف اُن لوگوں ہی نے کیا جنھیں حق کا

فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِهِ ۗ وَاللَّهُ يَهْدِي مَن يَشَاءُ
إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٢١٣﴾
أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُم مَّثَلُ
الَّذِينَ خَلَوْا مِن قَبْلِكُم ۖ مَّسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ

علم پہلے ہی دیا جا چکا تھا۔ (مگر اُنھوں نے روشن ہدایات پا لینے کے بعد آپس میں ایک دُوسرے پر زیادتی کرنے کے لئے یہ سب اختلافات پیدا کئے) تو اللہ نے اپنے اِذن سے اُن لوگوں کو جو (انبیاء پر) ایمان لائے تھے، حق کا راستہ دِکھا دیا، جس میں اُن لوگوں نے اختلافات پیدا کر دِئے تھے۔ اور اللہ جسے چاہتا ہے سیدھا راستہ دِکھا دیتا ہے ﴿٢١٣﴾

کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ تم یُونہی جنّت میں داخل ہو جاؤ گے؟ حالانکہ تم پر تو (ابھی تک) وہ سب کچھ گزُرا ہی نہیں جو تم سے پہلے ایمان لانے والوں پر گزُر چُکا ہے؟ اُن پر تو فقروفاقہ، سختیاں اور (ہر قسم کی اَیسی اَیسی) مُصیبتیں گزُریں کہ وہ ہِلا ہِلا دِئے گئے۔ یہاں تک کہ

www.drhasanrizvi.org

وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ
نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ﴿۲۱۴﴾
يَسْــَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ؕ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ
خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ
وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ
عَلِيْمٌ ﴿۲۱۵﴾

رسول اور اُن کے ساتھی جو ایمان لا چکے تھے، چیخ اُٹھے کہ آخر اللہ کی مدد کب آئے گی؟ خبردار رہو کہ اللہ کی مدد نزدیک ہی ہے ﴿۲۱۴﴾

لوگ آپؐ سے پوچھتے ہیں کہ ہم کیا خیرات کریں؟ آپؐ کہہ دیجئے کہ جو مال بھی تم خرچ کرو (اُس میں تمہارے) ماں باپ، رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں (غریبوں) اور مسافروں کا حق ہے۔ اور تم جو بھی نیک کام کروگے، اللہ اُس سے خوب واقف ہے ﴿۲۱۵﴾

تم پر جنگ کرنا فرض کیا گیا ہے حالانکہ وہ تمھیں ناگوار ہے۔ مگر بہت ممکن ہے کہ جو چیز تم ناپسند کرتے ہو، وہی چیز تمھارے لئے اچھی ہو۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جو چیز تمھیں

www.drhasanrizvi.org

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسَىٰ أَن تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ وَعَسَىٰ أَن تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿٢١٦﴾

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ ۖ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ ۖ وَصَدٌّ عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَكُفْرٌ بِهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِخْرَاجُ أَهْلِهِ مِنْهُ أَكْبَرُ عِندَ

اچھی لگتی ہو، وہی چیز تمھارے لئے بُری ہو (اصل بات یہ ہے کہ) اللہ تو ہر چیز کو جانتا ہے مگر تم نہیں جانتے۔ (معلوم ہوا کہ تمام واجبات، حلال و حرام اندھا دُھند نہیں ہیں۔ بلکہ اللہ کے علم یعنی خالص عقلی بُنیاد پر مُقرّر کیے گئے ہیں۔ خواہ ہم اپنی کم علمی کے سبب اُس کی حقیقت کو نہ سمجھ سکیں) ﴿۲۱۶﴾

ع ٢٦

لوگ پوچھتے ہیں کہ حُرمت والے مہینوں میں لڑنا کیسا ہے؟ آپؐ کہہ دیجئے کہ اُن میں لڑنا بہت ہی بُرا ہے۔ مگر اللہ کے راستے سے لوگوں کو روکنا، اور اُس کا اِنکار کرنا، مسجدِ حرام کا راستہ بند کر دینا اور حرم کے رہنے والوں کو وہاں سے نکال دینا تو اللہ کے نزدیک اِس

www.drhasanrizvi.org

اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ۗ وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ
حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ۗ وَمَنْ
يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ
حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ
اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۱۷﴾
اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِىْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۱۸﴾

سے بھی کہیں زیادہ بڑا جرم ہے' (کیونکہ) فتنہ و
فساد برپا کرنا قتل کرنے سے بھی زیادہ بُری چیز ہے۔
(غرض) وہ لوگ تو تم سے برابر لڑتے ہی رہیں
گے۔ یہاں تک کہ اگر اُن کا بس چلے تو وہ تمھیں
تمھارے دین ہی سے پلٹا دیں۔ (مگر یہ بات خُوب
سمجھ لو کہ) تم میں سے جو کوئی بھی اپنے دین سے
پھر کر کفر و اِنکار کی حالت میں مَرے گا' تو یہ
وہ لوگ ہوں گے جن کے اعمال دُنیا و آخرت
(دونوں ہی میں) برباد ہو گئے۔ یہی لوگ جہنمی
ہیں اور وہ ہمیشہ' ہمیشہ جہنم ہی میں رہیں گے ﴿۲۱۷﴾
(بخلاف اس کے) جو لوگ ایمان لائے' اور جنھوں
نے ہجرت کر کے خدا کی راہ میں اپنا گھر بار چھوڑا'
اور اللہ کی راہ میں جہاد بھی کیا' تو وہ اللہ

۲۱۷) جو لوگ ہمیں دین سے ہٹانا چاہیں وہ ہمارے دشمن ہیں۔ اگر اسی طرح دشمنی رہی تو ہمارے دین اور ایمان کے دشمن کی کوشش سے اگر ہمارا دین و ایمان اخلاق و کردار خراب ہو گیا تو ہم ابدی تباہی کا شکار ہو جائیں گے۔ ہماری دنیا و آخرت سب برباد ہو جائے گی۔ اسلئے ہمیں سب سے زیادہ اپنے دین و ایمان اخلاق و کردار کی حفاظت کرنا چاہیے تاکہ ہم ابدی تباہی سے بچ جائیں۔ (حسن رضوی)

۲۱۹) حضرت امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا "شراب تمام گناہوں کی جڑ ہے اور ہر برائی کی کنجی ہے" خدا نے برائی کی جہت سے قفل قرار دیئے ہیں اور ان سب کی چابی ہے کیونکہ شراب ہی کی حالت میں انسان ماں بہن کے ساتھ بھی بدکاری کر سکتا ہے اسلئے شرابی بت پرستی سے بھی بدتر ہے۔ لہذا شراب پی کر انسان

www.drhasanrizvi.org

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۭ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ
كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۡ وَاِثْـمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ۭ
وَيَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ڛ قُلِ الْعَفْوَ ۭ كَذٰلِكَ
يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢١٩﴾

کی رحمت کے جائز اُمّیدوار ہیں، اور خدا اُن (کے گُناہوں) کو معاف کرنے والا اور اپنی رحمت سے اُن کو نوازنے والا ہے ﴿۲۱۸﴾

وہ لوگ آپؐ سے شراب اور جُوئے کے بارے میں پُوچھتے ہیں۔ کہہ دیجیئے کہ اِن دونوں میں بڑا گُناہ (بڑی خرابی) ہے۔ اگرچہ اِن میں لوگوں کے لئے کچھ فائدے بھی ہیں، مگر اِن کا گُناہ اِن کے فائدوں سے بہت ہی زیادہ ہے۔

اور یہ لوگ آپؐ سے پُوچھتے ہیں کہ ہم اللہ کی راہ میں کیا خیرات کریں؟ کہیئے کہ جو کچھ بھی تمھاری ضرورت سے زیادہ ہو۔ اِس طرح اللہ اپنی ہدایتیں تمھارے لئے صاف صاف بیان کرتا ہے۔ شاید (اِس طرح) تم (دُنیا اور آخرت دونوں

www.drhasanrizvi.org

فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۗ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَىٰ ۖ قُلْ
إِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ۖ وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ ۚ وَاللَّهُ
يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَأَعْنَتَكُمْ ۚ
إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٢٢٠﴾

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتَّىٰ يُؤْمِنَّ ۚ وَلَأَمَةٌ مُؤْمِنَةٌ
خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكَةٍ وَلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ ۗ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِينَ

کی) فکر کرو ﴿۲۱۹﴾

پھر وہ لوگ آپؐ سے یتیموں کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ کہئے، اُن کی بھلائی کے لئے کام کرنا (بہت ہی) اچھا ہے۔ اگر تم اُن سے مِل جُل کر رہو تو وہ تمھارے بھائی ہی تو ہیں۔ اور اللہ فساد یا خرابی کرنے والے اور درستگی یا بھلائی کرنے والے کے فرق کو خوب جانتا ہے۔ اگر خدا چاہتا تو اِس معاملہ میں تم پر سختی کرتا۔ مگر وہ صاحبِ اختیار ہونے کے ساتھ ساتھ صاحبِ حِکمت بھی تو ہے ﴿۲۲۰﴾

تم مشرک عورتوں کے ساتھ ہرگز نکاح نہ کرنا، جب تک کہ وہ ایمان نہ لے آئیں (کیونکہ ایک مومن کنیز، مُشرک (شریف زادی) سے بہتر

۲۲۰ / جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا جو شخص یتیم کی بھلائی کے لئے کام کرے وہ اور میں جنت میں اس طرح ایک دوسرے کے قریب کھڑے ہوں گے۔ اور آپ نے اپنی شہادت کی انگلی کو درمیانی انگلی سے ملا کر دکھایا۔ (الحدیث)
اس آیت سے معلوم ہوا کہ بھلائی وہی کام ہے جس سے خدا کے احکام کی تعمیل ہو [illegible] ان کو اس کا فائدہ حاصل ہو [illegible] یا خرابی ہر وہ کام ہے جس [illegible] بھلائی کی صورت [illegible] نقصان یا تکلیف پہنچائی جائے۔
(حسن رضوی)

۲۲۱ / مشرک عورت سے شادی کرنا یا مسلمان عورت کا مشرک مرد سے شادی کرنا اسلئے حرام ہے کہ اس سے دین ضائع ہوگا، اولادیں برباد ہوں گی [illegible]
[illegible] (تفہیم) [illegible] رسول اکرم نے اپنی بیٹیوں کی شادیاں

www.drhasanrizvi.org

مشرکوں سے منسوب کر سکتے تھے۔ یہ بھی ابولہب کے بیٹوں سے کہا جاتا ہے کہ وہ رسول اللہ کی بیٹیاں نہیں تھیں اور نہ حضرت خدیجہ کی بیٹیاں تھیں۔ وہ اصل میں حضرت خدیجہ کی بہن ہالہ کی بیٹیاں تھیں جن کا باپ [illegible] لگا۔

حَتّٰی یُؤْمِنُوْا ؕ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَیْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ یَدْعُوْنَ اِلَی النَّارِ ۖۚ وَاللّٰهُ یَدْعُوْٓا اِلَی الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَیُبَیِّنُ اٰیٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۲۱﴾

وَیَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِیْضِ ؕ قُلْ هُوَ اَذًی ۙ فَاعْتَزِلُوا

ہے۔ چاہے وہ تمھیں کتنی بھی اچھی کیوں نہ لگے۔ اور اپنی عورتوں کو مُشرک مَردوں کے نکاح میں کبھی نہ دینا، جب تک کہ وہ (مَرد) ایمان نہ لے آئیں۔ (کیونکہ) ایک مومن غلام ایک مُشرک (شریف زادے) سے بہتر ہے۔ چاہے وہ تمھیں بہت پسند ہی کیوں نہ ہو۔ یہ لوگ تو تمھیں آگ کی طرف بُلاتے ہیں۔ اور اللہ اپنے حکم کے ذریعہ تمھیں (اپنی) جنّت اور بخشش کی طرف بُلاتا ہے۔ (اِسی لئے) وہ اَپنے احکام لوگوں کے سامنے واضح طور پر بیان کرتا ہے، اِس اُمّید پر کہ شاید وہ سبق لیں گے اور نصیحت قبول کریں گے ﴿۲۲۱﴾

ع ۱۱ / ۲۷

وہ لوگ آپؐ سے 'حیض' کے بارے میں دریافت کرتے ہیں تو کہہ دیجئے کہ وہ ایک گندگی ہے۔

۲۲۲) اذیٰ — تکلیف، گندگی اور بیماری کے ہیں۔ حیض کی کیفیت کا مطلب بیماری سے بہت قریب تر ہوتی ہے۔ حیض کی حالت میں عورتوں سے الگ رہنے کا مطلب چھوت چھات نہیں ہے [illegible] ایک ساتھ کھانے رہنے سونے [illegible] کو منع نہیں کیا گیا ہے۔ بلکہ اس دوران کسی قسم کی بات کی جا رہی ہے۔ الگ رہنے کا مطلب جنسی عمل سے الگ رہنا ہے اور قریب نہ جانے کا مطلب بھی جنسی عمل کے قریب نہ جانا مراد ہے۔ صرف جنسی عمل سے پرہیز کرنا ضروری ہے باقی تمام تعلقات بدستور برقرار رکھے جائیں گے (تفہیم)

www.drhasanrizvi.org

النِّسَآءَ فِي الْمَحِيضِ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ
فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللّٰهُ إِنَّ
اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ ﴿۲۲۲﴾
نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ وَ
قَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ مُّلٰقُوهُ
وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿۲۲۳﴾

(اِس لئے) اِس حالت میں عورتوں سے الگ رہو۔ اور جب تک (وہ اِس سے) پاک نہ ہو جائیں، اُن کے قریب نہ جاؤ۔ پھر جب وہ پاک صاف ہو جائیں تو اُن کے پاس جاؤ، اُسی طرح جیسا کہ اللہ نے تم کو حکم دیا ہے۔ (کیونکہ) اللہ گندگی اور بُرائیوں سے باز رہنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے ﴿۲۲۲﴾ تمھاری عورتیں تمھاری کھیتی ہیں (اِس لئے) اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو آؤ۔ (یعنی عورت محض تفریح گاہ نہیں بلکہ کھیتی کی طرح ہے جس سے نسلِ انسانی کی پیدائش مقصُود ہے) اور اپنے مُستقبل کی فکر کرو (یعنی اپنی نسل برقرار رکھو)۔ اور اللہ کی ناراضگی سے بچو (یعنی اپنی اولاد کی نیک تربیت کرو)۔ خوُب جان لو کہ

۲۲۳) عورتیں مردوں کی کھیتی ہیں۔ یعنی کھیتی کی طرح ان سے صرف تفریح نہیں کی جاتی بلکہ ہر کسان کا کھیتی میں جانے کا اصل مقصد پیداوار حاصل کرنا ہوتا ہے اولاد پیدا کرنے کا اصل مقصد نسل باقی رکھنے کے ساتھ ساتھ اولاد کی صحیح تربیت کرنا اسے نیکی کرنا ہے جو صدقہ جاریہ بن جاتی اور جسکا ثواب ہمیشہ ہمیشہ بڑھتا رہتا ہے اسلئے مستقبل کی فکر فرمایا ہے اسکا اصل حاصل بچوں کی صحیح تربیت کرنا ہے۔ انہیں خوف الٰہی کو پیدا کرنا ہے۔ انکو یہ بتلانا ہے کہ ہم سب کو خدا کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور اپنے اعمال کا حساب دینا ہے (تفسیر کبیر، تفہیم)

وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۲۴﴾

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۲۲۵﴾

تمھیں ایک دِن خدا سے مِلنا ہے۔ (یعنی اَولاد کی ٹھیک تربیت نہ کرنے کا جواب دینا ہے) اور جو ایمان لے آئیں (یعنی اِن ہدایتوں پر عمل کریں) اُن کو آپؐ خوشخبری سُنا کر مُبارکباد دیجئے ﴿۲۲۳﴾

اللہ کے نام کو قسمیں کھانے کے لئے اِستعمال نہ کرو تاکہ تم نیکو کار اور پرہیز گار (بُرائیوں سے بچنے والے) بن سکو اور لوگوں میں صلح کرا سکو۔ اللہ (سب کچھ) سُننے والا اور خوب جاننے والا ہے ﴿۲۲۴﴾ (البتہ) جو لایعنی (بغیر سمجھے بُوجھے بلاارادہ) قسمیں تم کھا لیا کرتے ہو تو اللہ اُن کی گرفت نہیں کرتا۔ لیکن جو قسمیں تم سچّے دل سے کھاتے ہو، اُن کی پکڑ اور باز پُرس وہ ضرور کرے گا۔ (کیونکہ) اللہ بڑا بخشنے والا، برداشت کرنے والا ہے ﴿۲۲۵﴾

لفظ اللہ اگر چہ بہت بابرکت ہے
جائز فعل یا عمل کے مطابق اس
کو کرنے کا حکم ہے تاکہ بچہ پیدا
ہو سکے کیونکہ لفظ کا مقصد فضل
پیدا کرنا ہوتا ہے۔ اس آیت سے
مزید نظر کرام کا جواز بنانا منع
شدہ ہے شیطانی دعاؤں کا
کام ہے (ماجد)

۲۲۴/ حضرت امام جعفر صادق ع
سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا نے
فرمایا کہ مرد اپنی بیوی سے مباشرت
نہ کرنے کی قسم نہ کھائے۔ اگر ایسی
بے ہودہ قسم کھائے تو امام
عادل اسکو ۴ ماہ کی مہلت دے
کہ چار ماہ کے اندر بیوی کے پاس
جائے یا پھر اسکو طلاق دے۔ اگر
شوہر دونوں باتوں سے انکار کرے
تو اسکو قید کر دیا جائے گا (تفسیر قمی)

احادیث رسول سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص کوئی قسم کھائے اور بعد میں اسکو معلوم ہو جائے کہ قسم توڑنے
میں ہی بھلائی ہے تو اسکو قسم توڑ کر کفارہ ادا کرنا ہے جو دس مسکینوں کو کھانا کھلانا اور انہیں کپڑے
پہنانا ہے۔ یا پھر تین دن روزے رکھنا ہے

www.drhasanrizvi.org

لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآىِٕهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۲۶﴾

وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۲۷﴾

وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ

جو لوگ اپنی عورتوں سے الگ رہنے کی قسم کھا لیتے ہیں، اُن کے لئے چار[۴] مہینوں کی مُہلت ہے۔ اِس کے اندر اگر وہ اُن کی طرف رجوع کرلیں تو بلاشُبہ اللہ معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے ﴿۲۲۶﴾ اور اگر وہ طلاق دینے ہی کی ٹھان لیں تو (یہ بھی) جانے رہیں کہ اللہ سب کچھ سُنتا اور جانتا ہے۔ (یعنی اگر وہ اپنی بیوی کو خواہ مخواہ بغیر کسی معقول سبب کے طلاق دیں گے تو اللہ اُن کی اِس زیادتی کو خُوب جانتا ہے) ﴿۲۲۷﴾

جن عورتوں کو طلاق دی گئی ہے وہ تین[۳] دفعہ ایّامِ ماہواری آنے تک اپنے آپ کو (دُوسرے نکاح سے) روکے رہیں اور اُن کے لئے یہ بھی جائز نہیں کہ وہ اُس چیز کو چُھپائیں جو اللہ نے اُن کے

۲۲۷) خواہ مخواہ طلاق دینا (یعنی) طلاق کو کھیل بنانا شوہر کو مذاق بنا لینا ہے۔ اسی لئے فرمایا کہ اگر طلاق دینے کی ٹھان ہی لی ہے تو یہ بھی جان لو کہ اللہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔ لہٰذا اس زیادتی کی سزا سے بچ نہیں سکتے سوائے اس کے کہ کوئی معقول وجہ موجود ہو۔ ~~([illegible])~~

اس میں کوئی شک نہیں کہ بعض اوقات میاں بیوی کے تعلقات اس نوعیت کے ہو جاتے ہیں کہ مصالحت کی کوئی صورت ممکن ہی نہیں رہتی۔ مزاج اور سوچ بہت مختلف ہوتے ہیں۔ صرف ایسی صورت میں مسئلہ کا حل طلاق ہوتا ہے مگر یہ آخری حل ہے جبکہ آج کل حرفِ آخر ہی حل کے طور پر قابلِ قبول ہوتا ہے (حسن رضوی)

www.drhasanrizvi.org

اِن كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۗ وَبُعُولَتُهُنَّ اَحَقُّ
بِرَدِّهِنَّ فِي ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوا اِصْلَاحًا ۚ وَلَهُنَّ مِثْلُ
الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۚ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ۗ
وَاللّٰهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿۲۲۸﴾

رحم (پیٹ) میں خلق فرمائی ہے، اگر وہ اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتی ہیں (تو انھیں اپنا حمل ہرگز نہ چھپانا چاہیئے)۔ اگر اِس (عدّت کے) دَوران اُن کے شوہر اُن سے تعلّقات درست کرنے پر آمادہ ہو جائیں، تو وہ انُھیں پھر واپس بُلا لینے اور اپنی زَوجیّت میں واپس لے لینے کے زیادہ حق دار ہیں۔ عورتوں کے لئے بھی معرُوف طریقے پر وَیسے ہی حقُوق ہیں جیسے مَردوں کے اُن پر حقوق ہیں۔ البتّہ مَردوں کو اُن پر (صرف) ایک درجہ فوقیّت حاصل ہے۔ اور (اِن سب پر) اللہ غالب اِقتدار رکھنے والا، حکیم و دانا (موجود) ہے۔ (یعنی مَرد کو اُس کی ذرا سی فوقیت کے ناجائز استعمال کی سزا دینے پر اچھی طرح قادر ہے اور حکیم ہونے کے ناتے خدا نے مَرد

[illegible]

(حسن رضوی)

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۪ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ؕ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْـًٔا اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ؕ تِلْكَ

کی فوقیت صرف معاشرتی مصلحتوں کی بنا پر عطا فرمائی ہے تاکہ گھر کا نظام ٹھیک ٹھیک چل سکے۔ یہ کوئی دائمی فوقیت نہیں) ﴿۲۲۸﴾

۲۸ ع ۷ ۱۲

ایسا (طلاق) بس دو بار ہو سکتا ہے۔ اِس کے بعد یا تو ٹھیک طریقے سے عورت کو (اپنے پاس) رکھو یا پھر اچھے اور مناسب طریقے سے اُس کو رُخصت کر دو۔ اور (رُخصت کرتے ہوئے یہ بات) تمھارے لئے جائز نہیں کہ جو کچھ تم اُنھیں دے چکے ہو، اُس میں سے کچھ واپس لے لو۔ البتہ اگر اُن دونوں کو یہ خوف ہو کہ وہ دونوں خدا کی مقرّر کردہ حدُود کو قائم نہیں رکھ سکیں گے، تو جو کچھ وہ عورت معاوضہ دینا چاہے، تو اِس میں اُن دونوں پر کوئی گناہ نہیں (کہ عورت اپنے

۲۲۹) رہا یہ صورت کہ ایک ہی وقت میں تین طلاقیں دے دی جائیں، جیسا کہ آج کل جہلا کا عام طریقہ ہے، تو یہ شریعت کی رو سے سخت گناہ ہے۔ اس کی جناب رسول خدا نے سخت مذمت فرمائی ہے۔ حضرت عمر ایک ساتھ تین طلاق دینے والے کو درے مارتے تھے۔ اس گناہ کے باوجود ائمہ اربعہ کے نزدیک تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں اور یہ طلاق مغلظہ کہلاتی ہے (تفہیم جلد اول ص۱۷۵)

فقہ اہلبیت میں لاکھ بار بھی طلاق دی جائے وہ ایک ہی طلاق شمار ہوگی۔

www.drhasanrizvi.org

شوہر کو کچھ معاوضہ دے کر خُلع یعنی علیٰحدگی حاصل کرلے) یہ اللہ کی مقرّر کی ہوئی حدیں ہیں۔ اِن سے قدم آگے نہ بڑھانا۔ اور جو اللہ کی مقرّر کی ہوئی حدوں سے قدم آگے بڑھاتے ہیں، تو وہی ظالم ہیں ﴿۲۲۹﴾ اب اگر (دو بار طلاق دینے کے بعد شوہر نے تیسری دفعہ بھی) طلاق دے دی، تو پھر اس کے بعد اُس کے لئے وہ عورت حلال نہ ہوگی، جب تک کہ وہ اُس کے علاوہ کسی اور شوہر سے شادی نہ کرلے۔ پھر جب وہ دُوسرا شوہر اُسے طلاق دے دے اور اگر پہلا شوہر اور یہ عورت دونوں یہ سمجھیں کہ اَب وہ اللہ کی حدوں پر قائم رہیں گے، تو پھر اُن کے لئے آپس میں (دوبارہ) شادی کرلینے میں کوئی گناہ نہیں۔ یہ

حُدُودُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوهَا ۚ وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللّٰهِ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُونَ ﴿٢٢٩﴾ فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ ۗ فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ أَنْ يَتَرَاجَعَآ

ہر طلاق کے لیے ضروری ہے کہ دو گواہان عادل کے سامنے عربی کے خاص مقرر صیغوں میں پڑھی جائے۔ شوہر عقل و ہوش کی حالت میں ہو، عورت حیض سے پاک ہو۔ ایک وقت میں صرف ایک ہی طلاق واقع ہوگی۔ پھر کسی کے دوسرے نکاح کے بعد اگر دوسرا شوہر طلاق دے گا، تب دوسرا طلاق شمار ہوگی۔ (توضیح المسائل)

www.drhasanrizvi.org

اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۗ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿٢٣٠﴾
وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ۪ وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ

اللہ کی مقرّر کی ہوئی حدیں (سزائیں۔ قوانین) ہیں جنھیں خدا اُن لوگوں کی ہدایت کے لئے کھول کھول کر بیان کرتا ہے جو (خدا کی حدوں کو توڑنے کے بُرے انجام کو اچھی طرح سے) جانتے ہیں ۲۳۰

اور جب تم عورتوں کو طلاق دے دو اور اُن کی عدّت (کی مُدّت) پُوری ہونے کو آجائے، تو (اَب یا تو) اُنھیں ٹھیک طریقے سے اپنے پاس روک لو، یا پھر اچھے بھلے طریقے سے اُن کو رُخصت کر دو۔ محض ستانے اور اذیّت پہنچانے کے لئے اُنھیں نہ روک رکھو، تاکہ اُن پر زیادتی کر سکو۔ اور جو بھی ایسا کرے گا تو درحقیقت اُس نے اپنے ہی اُوپر ظلم اور زیادتی کی (کیونکہ اُس

۲۳۰ طلاق کے معنی ... شریعت میں طلاق کے معنی نکاح کے معاہدہ کو ختم کرنا ... اسلام میں طلاق کی کچھ شرائط ہیں (۱) طلاق دینے والا بالغ ہو (۲) عاقل ہو (۳) با اختیار ہو اپنے ارادے سے طلاق دے رہا ہو اسکو مجبور نہ کیا گیا ہو (۴) طلاق دیتے وقت ہوش و حواس میں ہو، غصے کے عالم میں نہ ہو (۷) عورت حالت حیض میں نہ ہو (۸) جس طہر میں طلاق دی جائے اس میں جماع نہ کیا ہو (۹) زوجہ معین کی جائے (۵) صیغۂ طلاق عربی میں جو مقرر ہے پڑھا جائے (۱۰) اور دو عادل گواہوں کے سامنے پڑھا جائے

(التعریفات شریف جرجانی)

حضرت رسول خدا نے فرمایا

جائز چیزوں میں خدا کو سب سے زیادہ ناپسند طلاق ہے (الحدیث)

www.drhasanrizvi.org

وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ۡ وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٢٣١﴾

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاۗءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْھُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ

طلاق سے عورت کے حقوق ہیں یہ (۱) عدت کے دنوں میں شوہر اسکو اپنے گھر میں رکھے (۲) اسکی تمام ضروریات پوری کرے (۳) عدت کے تین مہینوں میں شوہر بار بار عورت سے رجوع کرے تاکہ عزت و آبرو کے ساتھ اسکو رخصت کرے (۴) طلاق دینے کے بعد عورت کو دوسرے نکاح سے شوہر روکا جائے نہ اسکو اندیشہ لگا جائے (۵) شرافت سے ... تاکید کی گئی اگر جھوٹی سے جھوٹی بات بھی شریعت کے خلاف منع کی جائے (تفہیم ماجدی تفسیر کبیر) دوسرے مذہبوں کے برعکس اسلام ایک عملی مذہب ہے۔ یہ صرف رسومات کی پابندی کا نام نہیں۔ ایک مذہب ہے عمل اور معاشرتی مذہب ہے (ردع)

کو خدا کی شدید سزائیں بھگتنی پڑیں گی۔ غرض اِس طرح کے کام کر کے) اللہ کے احکامات کو مذاق نہ بناؤ۔ اور اللہ کے احکامات اور نعمتوں کو جو اُس نے تم کو عطا فرمائی ہیں، اُن کو یاد رکھو۔ (یعنی اُن کا پُورا پُورا لحاظ اور احترام کرو)۔ اللہ کے غضب سے بچو اور سمجھے رہو کہ بلاشبہ اللہ ہر بات کا خوب جاننے والا ہے ﴿۲۳۱﴾

جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دے چکو اور وہ اپنی عدّت (کی مدّت) پوری کرلیں، تو پھر اُنھیں اپنے (نئے) شوہروں سے نکاح کرلینے سے نہ روکو۔ جب کہ وہ مناسب طریقے سے ایک دُوسرے سے نکاح کرنے پر راضی ہوں۔ اِس نصیحت کو وہی قبول کرے گا جو اللہ اور روزِ

ع ۲۹ ۱۴

www.drhasanrizvi.org

ذٰلِكَ يُوعَظُ بِهِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ
الْاٰخِرِ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٣٢﴾
وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ
لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ
رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ
اِلَّا وُسْعَهَا لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ
لَّهٗ بِوَلَدِهٖ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ فَاِنْ اَرَادَا

آخرت پر ایمان رکھتا ہوگا۔ یہی تمھارے لئے زیادہ پاک، صاف ستھرا اور شائستہ طریقہ ہے۔ اور (حقیقت تو یہ ہے کہ) اللہ ہر بات کا علم رکھتا ہے اور تم علم نہیں رکھتے ﴿۲۳۲﴾

جو باپ یہ چاہتے ہوں کہ اُن کی اولاد پوری دُودھ پلانے کی مُدّت تک دُودھ پیئے، تو مائیں اپنے بچوں کو پورے دو۲ سال تک دُودھ پلائیں گی۔ اور بچّے کے باپ کو اُن کا کھانا کپڑا مناسب طریقے سے دینا لازمی ہوگا۔ مگر کسی پر بھی اُس کی طاقت سے زیادہ حکم نہیں دیا جاتا۔ نہ تو ماں کو اِس وجہ سے تکلیف میں ڈالا جائے کہ بچّہ اُس کا ہے، اور نہ باپ ہی کو اُس کے بچّے کے لئے تنگ کیا جائے۔ اور وارث پر بھی ایسا ہی لازم ہے۔ ہاں

۲۳۳ حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ جناب رسول خداؐ نے فرمایا: عورت اپنے بچے کو دودھ پلانے پر مجبور نہیں کی جا سکتی اگر وہ اپنی مرضی سے دودھ پلانا چاہے تو اسکو روکا نہیں جا سکتا کیونکہ یہ اسکا حق ہے (کافی) جناب رسول خداؐ نے فرمایا کہ بچے کے لئے اسکی ماں سے بہتر کوئی دودھ نہیں ہو سکتا (الحدیث) جناب رسول خداؐ نے فرمایا کہ بچے کو دو سال سے کم دودھ پلانا اس پر ظلم کرنا ہے۔ اگر ماں مطلقہ ہے تو بھی باپ کو حق نہیں ہے کہ دو سال سے پہلے بچے کو ماں سے جدا کرے۔ اگر ماں دودھ پلانے کی اجرت طلب کرے تو باپ پر لازم ہے کہ اجرت دے ورنہ کسی دایہ کا انتظام کرے

www.drhasanrizvi.org

فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ۗ وَإِنْ أَرَدتُّمْ أَن تَسْتَرْضِعُوا أَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِذَا سَلَّمْتُم مَّا آتَيْتُم بِالْمَعْرُوفِ ۗ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿۲۳۳﴾ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ۖ فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا

اگر وہ دونوں آپس کی رضامندی اور مشوروں سے دُودھ بڑھائی کرنا چاہیں تو اُن پر کوئی گناہ نہیں۔ اور اگر تم چاہتے ہو کہ اپنی اَولاد کو خود (کسی اور عورت سے) دُودھ پلواؤ، تو اِس میں بھی کوئی حرج نہیں، بشرطیکہ اِس کا جو معاوضہ بھی طے کرو، وہ ٹھیک ٹھیک مناسب طریقے سے ادا کر دو۔ اور (اِس حکم کو پُورا کر کے) اللہ کے غضب سے بچو، اور جانے رہو کہ تم جو کچھ بھی کرتے ہو، وہ سب کا سب اللہ کی نظر میں ہے ﴿۲۳۳﴾

اور تم میں سے جو لوگ مَر جائیں اور بیویاں چھوڑ گئے ہوں تو وہ اپنے آپ کو چار[4] مہینے دس دن تک (دوسری شادی کرنے سے) روکے رکھیں۔ پھر جب وہ اتنی مدّت پُوری کر لیں تو وہ اپنے

لازم ہے کہ دایہ کے انتخاب کے وقت اس کے خاندان، اوصاف، اخلاق، کردار، عادات کو دیکھنا ہوگا کیونکہ دودھ کا اثر بچے پر ہوتا ہے (الفقیہ)

۲۳۴ مطلقہ عورت کے بعد بیوہ عورت کا مسئلہ بہت اہم ہے۔ دوسرے مذاہب نے بیوہ یا مطلقہ عورت پر کوئی توجہ نہیں دی تھی۔ اسلام نے بیوہ یا مطلقہ عورت کو پورے پورے حقوق دلوائے۔ بیوہ اگر حاملہ ہو تو اس کی عدت وضع حمل تک نہیں ہوگی بلکہ چار ماہ دس دن گزرنے کے بعد عدت کی مدت ختم ہوگی اور اس مدت میں وضع ~~حمل ہو تو اس کی عدت وضع~~ حمل کے بعد مکمل ہوگی۔ اس طرح اسلام نے بیوہ عورت کو پورا پورا تحفظ عطا کیا۔

www.drhasanrizvi.org

فَعَلْنَ فِیْٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ﴿۲۳۴﴾
وَلَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ فِیْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ
اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِیْٓ اَنْفُسِكُمْ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَ
لٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ؕ۬
وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى یَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ؕ

لئے جو چاہیں مناسب طور پر کریں۔ اِس میں تم
پر کوئی گُناہ یا ذمّہ داری نہ ہوگی۔ اور جو کچھ بھی
تم کرتے ہو اللہ اُس سے خُوب واقف ہے ﴿۲۳۴﴾
(عِدّہ کی مُدّت میں) تم اُن بیوہ عورتوں کے ساتھ
شادی کرنے کا اِرادہ اِشارے کِنائے میں ظاہر
کردو، یا دل میں چُھپائے رکھّو، دونوں صُورتوں
میں کوئی گُناہ نہیں۔ اللہ جانتا ہے کہ اُن کا
خیال تمھارے دل میں ضرور آئے گا۔ مگر دیکھنا
کوئی خُفیہ وعدے یا قول قرار نہ کر لینا۔ اگر کوئی
بات کرنی ہی ہے تو مناسب اور صحیح طریقے سے
کرنا۔ مگر نِکاح اُس وقت تک (ہرگز) نہ کرنا
جب تک کہ مقرّرہ عِدّت کی مُدّت پُوری نہ
ہو جائے۔ اور خُوب جانے رہو کہ اللہ تمھارے

حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا
طلاق دی ہوئی مطلقہ سے
بہت اچھا سلوک کرنا ہے
محسنین کی سے ہو جاؤ
ورنہ کم سے کم اتنا اچھا سلوک
تو ضرور کرو کہ متقین میں
شمار کئے جا سکو
(البرہان تفسیر عیاشی)
امام محمد باقرؑ سے روایت ہے
"جن عورتوں سے نکاح کیا ہے
اور مہر مقرر نہ کیا گیا ہو اور
مباشرت سے پہلے ہی انکو
طلاق دیدیا ہے تو اس
سے عورتوں کو سخت رنج
پہنچتا ہے۔ دشمن انکو طعنے
دیتے ہیں۔ خدا حیادار لوگوں کو
دوست رکھتا ہے۔ تم کو
خدا کے نزدیک زیادہ عزت والا وہ ہے جو عورتوں کے ساتھ زیادہ نیکی اور برتاؤ کرنے والا ہے
اسلئے تم پر لازم ہے کہ جس قدر ممکن ہو عورتوں کے ساتھ اچھا اور بہتر سلوک کرو۔ جو غنی ہو

www.drhasanrizvi.org

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿٢٣٥﴾

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ۚۖ وَّمَتِّعُوْهُنَّ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًۢا بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٢٣٦﴾

دِلوں کے اندر کی بات تک کو خُوب جانتا ہے۔ لہٰذا اللہ سے ڈرتے رہو' اور یہ بھی سمجھ لو کہ اللہ بڑا بخشنے والا' برداشت کرنے والا (یعنی چھوٹی چھوٹی باتوں کو ازخود معاف کر دینے والا) ہے ﴿۲۳۵﴾

تم پر کوئی گُناہ نہیں' اگر تم اپنی عورتوں کو طلاق دے دو جب تک کہ تم نے اُنھیں ہاتھ نہ لگایا ہو' یا اُن کے لئے کوئی مہر مقرّر نہ کیا ہو۔ ہاں اِس صُورت میں بھی اُنھیں کچھ نہ کچھ خرچہ ضرور دینا چاہیئے۔ امیر آدمی اَپنی حیثیت کے مطابق اور غریب آدمی اَپنی قُدرت کے مطابق' مناسب طریقے سے خرچہ دے۔ یہ نیک آدمیوں پر (اُن عورتوں کا)

(۱) عورت کو مکان (۲) لباس (۳) روپیہ پیسہ (۴) انگوٹھی وغیرہ (التہذیب)

حاصل کلام یہ ہے کہ انسانی تعلقات کی بہتری کے لئے ضروری ہے کہ ایک دوسرے کے ساتھ اور خاص طور پر عورت کے ساتھ فیاضانہ سلوک کرے، ہر شخص دوسرے کا حق ادا کرے، اسطرح معاشرتی زندگی خوشگوار ہو جاتی ہے

عورتوں کے بارے میں جناب رسول خدا نے فرمایا، تم میں سب سے اچھا انسان وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے ساتھ سب سے اچھا سلوک کرنے والا ہے۔ میں تم میں سب سے اچھا اسلئے ہوں کہ میں اپنے گھر والوں کے ساتھ سب سے اچھا سلوک کرنے والا ہوں (الحدیث)

www.drhasanrizvi.org

وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ
فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اِلَّآ اَنْ
يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَا الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ۚ وَ
اَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۚ وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ۚ
اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۳۷﴾
حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۚ وَقُوْمُوْا
لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ﴿۲۳۸﴾

حق ہے ﴿۲۳۶﴾ اور اگر تم نے اپنی عورتوں کو ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے دی ہو، لیکن اُن کا مہر مقرّر کیا جا چکا ہو، تو پھر اِس صورت میں تم کو آدھا مہر ادا کرنا لازمی ہوگا۔ یہ اور بات ہے کہ عورت (از خود) نرمی برتے (اور اپنا مہر نہ لے) یا وہ مَرد (پُورے کا پُورا مہر ادا کر دے۔ البتّہ) تم (مَرد لوگ) نرمی سے کام لوگے تو یہ تقویٰ (یعنی پرہیزگاری اور فرض شناسی) سے زیادہ قریب ہے۔ آپس کے معاملات میں لُطف و کرم یا فیّاضی کو نہ بھُولو۔ (کیونکہ) یہ حقیقت ہے کہ تم جو کچھ بھی کرتے ہو خدا اس کو دیکھ رہا ہے ﴿۲۳۷﴾ اپنی نمازوں کی پابندی کرو۔ خصوصاً بیچ والی نماز (یعنی ظہر کی نماز) کی۔ اور اللہ کے سامنے

حضرت علی فرماتے ہیں کہ
جس وقت جناب رسول خدا ص
کا انتقال ہو رہا تھا اس
وقت آپ ع کا سر میری
گردن اور سینے کے درمیان تھا
تھا۔ جناب رسول خدا کے
آخری الفاظ یہ تھے کہ
اللہ اللہ فی نسائکم۔
عورتوں کے بارے میں اللہ سے
ڈرتے رہنا۔
اسی لیے خداوند عالم نے فرمایا
"تم نرمی سے کام لوگے تو یہ
تقویٰ کے زیادہ قریب ہے
اسلئے آپس کے تعلقات میں
لطف و کرم اور فیاضی کو نہ
بھولو۔
(۲۳۸) معاشرت کے قوانین کو
بیانات کو نماز کی تاکید پر ختم فرمانا یہ بتاتا ہے کہ نماز سے خدا کا خوف پیدا ہوتا ہے جس کے

www.drhasanrizvi.org

قنوت پڑھتے ہوئے کھڑے ہو ﴿٢٣٨﴾ ہاں اگر تم خوف
میں ہو تو پھر خواہ پیدل ہو یا سوار (جس طرح
بھی ممکن ہو نماز پڑھ لو) پھر جب تم امن واطمینان
سے ہو جاؤ تو اللہ کو اُسی طریقے سے یاد کرو
جو اُس نے تمھیں سِکھا دیا ہے جو تم پہلے نہیں
جانتے تھے ﴿٢٣٩﴾ اور جو تم میں سے دُنیا سے جا رہے
ہوں اور اپنی بیویاں پیچھے چھوڑ رہے ہوں تو
اُنھیں اپنی بیویوں کے لئے وصیّت کرنی چاہیئے
کہ اُن کو سال بھر تک خرچہ دیا جاتا رہے اور
وہ گھر سے بھی نہ نکالی جائیں۔ پھر اگر وہ ازخود
گھر سے چلی جائیں اور اپنے بارے میں جو (کام
بھی) مناسب طریقے سے کریں اُس میں تم پر
کوئی گناہ یا ذمّہ داری نہیں۔ اللہ تو سب پر

فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا ۖ فَإِذَا أَمِنتُمْ فَاذْكُرُوا
اللَّهَ كَمَا عَلَّمَكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ﴿٢٣٩﴾
وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً
لِّأَزْوَاجِهِم مَّتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ ۚ فَإِنْ
خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي مَا فَعَلْنَ
فِي أَنفُسِهِنَّ مِن مَّعْرُوفٍ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ
حَكِيمٌ ﴿٢٤٠﴾

www.drhasanrizvi.org

وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ﴿۲۴۱﴾
كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲۴۲﴾ ع

غالب، اور بڑی سمجھ بُوجھ رکھنے والا ہے۔ (خدا کے تمام احکامات اَندھا دُھند نہیں ہوتے بلکہ نہایت اعلیٰ فہم و فراست اور عقلی بُنیادوں پر استوار ہوتے ہیں اور اُن کی اِطاعت نہ کرنے والے خدا کی سزا سے بچ بھی نہیں سکتے کیونکہ وہ سب پر غالب اقتدار رکھنے والا ہے) ﴿۲۴۰﴾ (اِسی طرح) جن عورتوں کو طلاق دے دی گئی ہو، اُنھیں بھی مناسب اور اچھے طریقے سے خرچہ دینا لازمی ہے۔ یہ متقی یعنی فرض شناس اور بُرائیوں سے بچنے والوں کے ذِمّہ ایک لازمی حق ہے ﴿۲۴۱﴾ اِس طرح خدا تمھارے لئے اپنے احکامات صاف صاف بتاتا ہے، اِس اُمید پر کہ شاید تم سمجھ بُوجھ سے کام لوگے۔ (معلوم ہوا کہ خدائی احکامات عقل

www.drhasanrizvi.org

پر مبنی ہیں۔ اَندھا دُھند نہیں) ﴿۲۴۲﴾

کیا تم نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا جو مَوت کے ڈر سے ہزاروں کی تعداد میں اپنے گھروں سے نکلے، تو اللہ نے اُن سے کہا "مَر جاؤ" پھر اُنھیں زندہ کیا۔ بے شک اللہ اِنسانوں پر بڑا لُطف و کرم کرنے والا ہے۔ مگر اکثر لوگ شُکر نہیں ادا کرتے ﴿۲۴۳﴾ اور اللہ کی راہ میں جنگ کرو اور جانے رہو کہ اللہ سُننے والا اور جاننے والا ہے ﴿۲۴۴﴾ اور تم میں کون اَیسا ہے جو اللہ کو قرضِ حَسنہ دے (یعنی اچھا قرضہ جو خالص نیکی کے جذبے کے تحت بے غرضانہ دیا جائے) تاکہ خدا اُسے کئی گُنا بڑھا چڑھا کر واپس کرے۔ اللہ ہی تو تنگی کرتا ہے اور بڑھاتا ہے۔ اور اُس

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا مِن دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللَّهُ مُوتُوا ثُمَّ أَحْيَاهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ﴿۲۴۳﴾

وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿۲۴۴﴾

مَّن ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً وَاللَّهُ يَقْبِضُ وَيَبْسُطُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿۲۴۵﴾

۲۴۳ یہ واقعہ حضرت حزقیل کے ... وہ حضرت موسیٰ کے وصی تھے ... حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت ہے ... [illegible]

۲۴۵ حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے ... [illegible] ... (مجمع البیان)

أَلَمْ تَرَ إِلَى الْمَلَإِ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنْ بَعْدِ مُوسَىٰ
إِذْ قَالُوا لِنَبِيٍّ لَهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ
اللَّهِ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ
أَلَّا تُقَاتِلُوا قَالُوا وَمَا لَنَا أَلَّا نُقَاتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
وَقَدْ أُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَأَبْنَائِنَا فَلَمَّا كُتِبَ

۲۴۶

کی ہی طرف تم سب کو پلٹ کر جانا ہے
(تاکہ تم اپنا وہ مال جو خدا کی راہ میں خرچ
کیا ہے، کئی کئی گُنا بڑھا ہوا اور اُس پر خدا
کا اَجرِ عظیم وصول کرو) ﴿۲۴۵﴾

کیا تم نے دیکھا (یعنی غور کیا) کہ موسیٰؑ
کے بعد جب بنی اسرائیل کے سرداروں نے
اپنے نبیؑ سے کہا کہ ہمارے لئے ایک بادشاہ
مقرّر کر دیجئے تاکہ ہم اللہ کی راہ میں جنگ
کریں۔ نبیؑ نے پُوچھا: "کہیں ایسا تو نہ ہوگا کہ
جب تم پر جنگ کو لازمی قرار دیا جائے" تو
پھر تم جنگ نہ کرو"۔ وہ کہنے لگے۔ بھلا یہ کیسے
ہو سکتا ہے کہ ہم خدا کی راہ میں جنگ نہ
کریں؟ جبکہ ہم کو اپنے گھروں اور بال بچّوں

www.drhasanrizvi.org

عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا إِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ ۗ وَاللَّهُ
عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ ﴿٢٤٦﴾
وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ
مَلِكًا ۚ قَالُوا أَنَّىٰ يَكُونُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ
أَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ۚ
قَالَ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهُ بَسْطَةً فِي
الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ۖ وَاللَّهُ يُؤْتِي مُلْكَهُ مَن يَشَاءُ ۚ
وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٤٧﴾

(کے پاس) سے نکال دیا گیا ہے۔" مگر جب
اُن پر جنگ کو لازمی قرار دیا گیا تو اُن میں
کے تھوڑے سے آدمیوں کے سوا سب کے سب
پیٹھ موڑ گئے۔ اور اللہ ظالموں سے خوب
واقف ہے ﴿۲۴۶﴾

اور اُن سے اُن کے پیغمبرؑ نے کہا کہ
اللہ نے تمھارے لئے طالوت کو بادشاہ
مقرّر کیا ہے۔ انھوں نے کہا: اُس کو ہم پر
بادشاہ بننے کا حق کیسے ہو سکتا ہے؟ ہم تو
خود اُس سے زیادہ بادشاہت کے حق دار ہیں۔
وہ تو کوئی بڑا مال دار آدمی نہیں ہے۔" نبیؑ
نے جواب دیا کہ اللہ نے تمھارے مقابلے میں
اسے منتخب کیا ہے۔ اُسے علم اور جسمانی طاقت

www.drhasanrizvi.org

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ
فِيهِ سَكِينَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِمَّا تَرَكَ آلُ
مُوسَىٰ وَآلُ هَارُونَ تَحْمِلُهُ الْمَلَائِكَةُ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ

زیادہ عطا کی ہے۔ اور اللہ اپنا ملک جسے چاہے
دے۔ اللہ بڑی وُسعت رکھنے والا اور بڑا علم
والا ہے۔ (اِس سے یہ معلوم ہوا کہ حاکم خدا اُس
کو بناتا ہے جو علم اور جسم یعنی شجاعت میں
سب پر فوقیت رکھتا ہو۔ وہی سرداری یا امامت
کا مُستحق ہے۔ یہ خدائی معیار ہے۔ اور کیونکہ ملک بھی
خدا ہی کا ہے اِس لئے وہ جسے چاہے اور جو معیار
چاہے مقرّر فرمائے) ﴿۲۴۷﴾ اور پھر اُن کے نبیؑ نے اُن کو
یہ بھی بتا دیا کہ خدا کی طرف سے اُس کے بادشاہ
مقرّر کرنے کی علامت یہ ہے کہ (اس کی بادشاہت
میں) تمھارے پاس وہ صندوق آجائے گا جس
میں تمھارے رب کی طرف سے تمھارے لئے
سکونِ قلب کا سامان ہے۔ جس میں موسیٰؑ اور ہارونؑ

www.drhasanrizvi.org

لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۴۸﴾ ع ۳۲ / ۱۶

فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ
بِنَهَرٍ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَمَنْ لَّمْ
يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّيْٓ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً بِيَدِهٖ
فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ
وَجُنُوْدِهٖ قَالَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ

۲۴۹ [illegible]

کی آل اولاد کے چھوڑے ہوئے تبرّکات ہیں۔ اور اُسے فرشتے اُٹھائے ہوئے ہوں گے۔ اَب اگر تم مومن ہو تو ضرور اِس میں تمھارے لئے (خدا کی قدرت و حکمت کی) بہت بڑی نشانی ہے ﴿۲۴۸﴾ ع ۳۲ / ۱۶

پھر جب طالُوت لشکر کو لے کر چلا تو اُس نے کہا :

"اللہ ایک دریا کے ذریعہ تمھارا امتحان لینے والا ہے جو بھی اُس دریا کا پانی پی لیگا وہ میرا ساتھی نہیں۔ میرا ساتھی صرف وہ ہے جو اُسے چکھے گا بھی نہیں۔ سوا اِس کے کہ وہ ایک چُلّو پانی بھر لے"۔ مگر (انجام کار) سوائے تھوڑے سے لوگوں کے سب نے پانی پی لیا۔ پھر طالُوت اور اُس کے ساتھی جو ایمان لا چکے تھے" دریا پار کر کے آگے بڑھے تو اُنھوں نے طالُوت سے کہا کہ آج تو ہم میں جالُوت اور اُسکے لشکروں کے مقابلے کی طاقت نہیں ہے۔ لیکن جو لوگ یہ سمجھتے تھے

[illegible] (تفسیر مجمع البیان)

مِّنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ
وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿٢٤٩﴾
وَلَمَّا بَرَزُوا لِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ قَالُوا رَبَّنَا أَفْرِغْ
عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى
الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ﴿٢٥٠﴾
فَهَزَمُوهُمْ بِإِذْنِ اللَّهِ وَقَتَلَ دَاوُودُ جَالُوتَ وَ
آتَاهُ اللَّهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهُ مِمَّا يَشَاءُ ۗ وَ
لَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ
الْأَرْضُ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى
الْعَالَمِينَ ﴿٢٥١﴾
تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۚ وَإِنَّكَ لَمِنَ
الْمُرْسَلِينَ ﴿٢٥٢﴾

کہ اُنھیں ایک دن اللہ کو ضرور مُنہ دکھانا ہے بولے: "کتنے
چھوٹے چھوٹے گروہ" اللہ کے حکم سے بڑے بڑے گروہوں پر
غالب آجاتے ہیں! (کیونکہ) اللہ صبر کرنیوالوں کا ساتھی ہے" ﴿٢٤٩﴾
پھر جب طالُوت" جالُوت اور اُس کے لشکر کے مقابلے پر
نکلے تو اُنھوں نے دعا کی: "اے ہمارے پالنے والے! ہم کو صبر عطا
فرما اور ہمارے قدم جما دے اور اس کافر گروہ کے مقابلے
میں ہماری مدد فرما" ﴿٢٥٠﴾ آخر کار اللہ کی اجازت سے اُنھوں نے
کافروں کو شکست دیدی اور داؤد نے جالُوت کو قتل کر ڈالا"
اور اللہ نے اُنھیں سلطنت اور حکمت عطا فرمائی اور اُنکو جس جس
چیز کا چاہا علم بھی دیا۔ اور اگر اللہ ایک گروہ کو دوسرے گروہ
کے ذریعہ دفع نہ کراتا رہے تو زمین تباہ و برباد ہو جائے۔ لیکن
اللہ تمام جہانوں پر بڑا فضل کرنیوالا ہے ﴿٢٥١﴾ یہ خدا کی آیتیں
ہیں جنھیں ہم ٹھیک ٹھیک سُنا رہے ہیں" اور بیشک آپ رسُولوں میں سے ہیں ﴿٢٥٢﴾

www.drhasanrizvi.org

إنا نحن نزلنا الذكر وإنا له لحافظون

لا إله إلا الله محمد رسول الله

الله اکبر

(محکمہ اوقاف حکومت سندھ)

محمد اقبال حسینی عفی عنہ

ریسرچ اینڈ رجسٹریشن آفیسر محکمہ اوقاف

میں نے اس Holy Quran کے پارہ نمبر دو کو حرفاً حرفاً بغور پڑھا ہے اور میں تصدیق کرتا ہوں کہ اس کے متن میں کوئی کمی بیشی نہیں ہے اور زیر، زبر، پیش، جزم وغیرہ درست ہیں۔

دوران طباعت اگر کوئی زیر، زبر، پیش، جزم وغیرہ ٹوٹ جائے تو اسکی کوئی ذمہ داری ہمارے ذمے نہیں۔

حافظ فیض احمد شاہ سعیدی

منظور شدہ پروف ریڈر

نزولِ قرآن کا مقصد اور عبادت کی حقیقت

- ......''اور ہم نے قُرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لیے آسان کر دیا ہے۔ تو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟''

(القرآن: سورہ قمر: ۵۴۔۱۷)

- ......''یہ (قرآن) بڑی برکت والی کتاب ہے جس کو ہم نے آپؐ پر اُتارا ہے تا کہ لوگ اس کی آیتوں پر غور و فکر کریں اور تا کہ عقل والے نصیحت حاصل کریں''

(القرآن: سورہ ص: ۳۸۔۲۹)

- ......''تلاوت بغیر تدبّر، غور و فکر کے نہیں ہوتی''

(الحدیث)

- ......''عبادت یہ نہیں کہ تم کثرت سے کھڑے ہو کر نمازیں پڑھے جاؤ اور لمبے لمبے رکوع اور سجدے کیے جاؤ۔ بلکہ عبادت یہ ہے کہ اللہ کے کاموں اور آیتوں پر غور و فکر کیا جائے۔''

(الحدیث)

- ......''ایک گھنٹہ غور و فکر کرنا ستر (۷۰) سال عبادت کرنے سے بہتر ہے''

(الحدیث)

میزان فاؤنڈیشن

اِسلامک ریسرچ سینٹر

عائشہ منزل چوک، فیڈرل بی ایریا نمبر ۶ شاہراہِ پاکستان، کراچی

0345-2443358

0315-8200311, 0321-8475550, 0300-4496512

Email: mz.foundation@hotmail.com

کتبہ: سیّد جعفر صادق

Printed by System Graphics Karachi

ایڈیشن: 2012-13